رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

خطبہ نمبر

الفضل قادیان

روزنامہ

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی

THE DAILY ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۳ فروری ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۷

مدینۃ المسیح

قادیان یکم فروری۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو خدا تعالےٰ کے فضل سے کھانسی سے آرام ہے ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ آج حضرت ممدوحہ کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

ملک نواب الدین صاحب ہیڈ ماسٹر کی طبیعت زیادہ علیل ہے۔ احباب دعا سے صحت کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے دلوں کے دروازے کھول دو۔ تا روح القدس ان میں داخل ہو

"یہ خیال مت کرو۔ کہ خدا کی وحی آگے نہیں۔ بلکہ پیچھے رہ گئی ہے۔ اور روح القدس اب اُتر نہیں سکتا۔ بلکہ پہلے زمانوں میں ہی اتر چکا۔ اور میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ مگر روح القدس کے اُترنے کا کبھی دروازہ بند نہیں ہوتا۔ تم اپنے دلوں کے دروازے کھول دو۔ تا وہ ان میں داخل ہو۔ تم اس آفتاب سے خود اپنے تئیں دور ڈالتے ہو۔ جبکہ اس شعاع کے داخل ہونے کی کھڑکی کو بند کرتے ہو۔ اے نادان اُٹھ۔ اور اس کھڑکی کو کھول دے۔ تب آفتاب خودبخود تیرے اندر داخل ہو جائیگا۔ جبکہ خدا نے دُنیا کے فیضوں کی راہیں اس زمانہ میں تم پر بند نہیں کیں۔ بلکہ زیادہ کیں۔ تو کیا تمہارا ظن ہے۔ کہ آسمان کے فیوض کی راہیں جن کی اس وقت تمہیں بہت ضرورت تھی وہ تم پر اُس نے بند کر دی ہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ بہت صفائی سے وہ دروازہ کھولا گیا ہے۔" (کشتی نوح)

صاحبزادگان مرزا مظفر احمد صاحب و مرزا سعید احمد صاحب کی

ولایت کو روانگی

یہ خبر مسرت اور خوشی کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ابن حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے اور صاحبزادہ مرزا سعید احمد صاحب ابن جناب مرزا عزیز احمد صاحب اس امتحان سے فارغ ہو چکے ہیں۔ جو دہلی میں ہوا۔ اور جس کے لئے وہ ولایت سے تشریف لائے تھے۔ اور اب ولایت واپس جا رہے ہیں۔ انشاء اللہ ۱۰ فروری ۱۹۳۷ء کو بمبئی سے جہاز "ٹرنیز" پر سوار ہوں گے۔ اور قادیان سے انشاء اللہ ۴ فروری کو شام کی گاڑی سے روانہ ہوں گے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور کامیابی عطا فرمائے*

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب کی درخواست منظور فرمالی

تحریک جدید کے مالی وعدوں کی میعاد میں اضافہ

تیسرے سال کی تحریک جدید کی مالی قربانی کے وعدوں کے پیش کرنے کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری ۱۹۳۷ء تھی۔ لیکن جنوری کے آخری دو ہفتوں میں الیکشن کے ہنگامی اور فوری کام کا زور رہا۔ اور جماعت کے اکثر افراد کو اس میں حصہ لینا پڑا۔ اور اس وجہ سے تحریک کے وعدے دینے اور فہرستوں کے تیار کرنے میں احباب کو التوا کرنا پڑا۔ آخر ۳۱ جنوری کی مقررہ میعاد کے قریب آنے پر طبعی طور پر ایسے احباب کو بہت پریشانی ہوئی۔ اور بعض نے حضور کی خدمت میں درخواست کی۔ کہ میعاد میں توسیع فرمائی جائے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایسے احباب کی درخواست منظور فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ہندوستان کی جماعتوں کے لئے تیسرے سال کے وعدوں کی آخری تاریخ ۱۵ فروری ۱۹۳۷ء ہے۔

پس اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ جماعتیں اور براہ راست چندہ بھیجنے والے افراد جو اب تک تیسرے سال کی مالی قربانی میں شامل نہیں ہو سکے۔ مگر شامل ہونا چاہتے ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ اپنی جماعت کی فہرستیں تیار کر کے ۱۵ فروری ۱۹۳۷ء تک حضور کی خدمت میں بھیجدیں۔ جن خطوط پر ۱۶ فروری تک کسی تاریخ کی مہر ہوگی وہ وعدے وقت کے اندر سمجھے جائیں گے۔

خاکسار فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

کھالوں کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں

عید الاضحیٰ کے موقعہ پر قربانی کی کھالوں کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں جس صاحب کو ضرورت ہو۔ وہ ۱۰ فروری ۱۹۳۷ء تک بند لفافہ میں بھیجدیں۔ کھالوں میں ٹاٹ اور ریت وغیرہ کا کوئی امتیاز نہیں ہوگا۔ یعنی ٹاٹ وغیرہ کا خود ٹھیکیدار ذمہ وار ہوگا۔ خاکسار

جنرل سکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان

آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی

صاحبزادی کی ولادت پر دعوت عقیقہ

۳۱ جنوری ۱۹۳۷ء بروز اتوار آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب نے بر موقعہ عقیقہ دختر نیک اختر تمام احباب جماعت دہلی و شملہ کو شاندار دعوت طعام دی۔ تقریباً ڈیڑھ سو احباب دعوت میں شامل ہوئے۔ آنریبل چوہدری صاحب کی طبیعت اگرچہ ناساز تھی۔ پھر بھی بموقعہ دعوت سب احباب سے دو مرتبہ مصافحہ فرمایا۔ ایک قطعہ اور نظم دعائیہ منجانب جماعت شملہ و دہلی شیخ خادم حسین صاحب نے پڑھ کر سنائی۔ جو کہ شیخ عبد الحکیم صاحب کی تصنیف تھی۔ اس کے بعد فوٹو لیا گیا۔ پھر جناب حافظ عبد السلام صاحب نے دعا پر اس تقریب کو ختم کیا۔ اس تقریب سعید پر بعض احباب نے تحریک جدید کے وعدے بھی لکھوائے*

خاکسار:۔ غلام حسنین احمدی سکرٹری مال انجمن احمدیہ دہلی

نظم بہ تہنیت ولادت دختر نیک اختر

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب

از عبد الحکیم صاحب اکاؤنٹنٹ ایرفورس نئی دہلی

گلے بہ گلشن احمد کنوں شدہ پیدا
کہ نکہت گل یہ جلے بر و بود شیدا

ہزار لعبت افلاک بہر او رقصاں
ہزار حور بہشتی شدند نغمہ سرا

ہزار بلبل قدسی پے مبارکباد!
شدند محو ترنم بہر صباح و مسا

ہزار سجدہ شکر از جبین اہل نیاز
نمود خاک زمیں غازہ رخ زیبا

دعائے عاجز عبد الحکیم کن مقبول
الٰہی بنت ظفر را مقام خود بنما

چو نوح عمر عطا کن صفات مریم دہ
ہم آں صفات کہ ہستند ورثہ صلحا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ

خطبہ جمعہ

جب تک احمدی اپنے آپ کو شیروں میں تبدیل نہیں کر لیتے بھیڑیں ہیں جن کی جانیں محفوظ نہیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ
فرمودہ ۲۲ جنوری ۱۹۳۷ء

سُورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
مَیں نے تحریکِ جدید میں خاص طور پر کام کرنے۔ اور محنت کرنے۔ اور سادہ زندگی بسر کرنے کی تحریک کی تھی۔ دُنیا میں بعض چیزیں ایسی ہیں۔ جن کا نسبتی پہلو غالب ہوتا ہے۔ اس لئے ان کی حقیقت کا پتہ لگانا مشکل ہوتا ہے اور بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں۔ جن میں نسبت کا اصُول اتنا زیادہ عمل نہیں کرتا۔ اس لئے ان کا پتہ لگانا آسان ہوتا ہے۔ مثلاً

روپیہ کی قربانی

ہوتی ہے۔ ایک شخص لکھ پتی۔ اور ایک کنگال ہے۔ ان دونوں کی قربانیوں کا امتیاز اور فرق بہت مشکل ہے۔ اور اُسی طرح ان کے کھانے پینے اور پہننے کی ضرورتوں کے فرق کا پتہ لگانا بھی بڑا مشکل ہوتا ہے۔ کیونکہ تکلیف صرف غذا کی کمی یا زیادتی سے نہیں ہوتی۔ بلکہ

عادت کے پُورا ہونے یا نہ ہونے سے

بھی ہوتی ہے۔ افیون کتنی چھوٹی سی چیز ہے۔ حقّہ کا دُھوآں کتنا ہلکا پھلکا ہوتا ہے۔ سال بھر حقّہ پینے سے جو دھوآں حاصل ہوتا ہے۔ اس کا وزن اتنا بھی نہیں ہوتا۔ جتنا ایک وقت کے کھانے کا۔ بعض لوگ بھنگ کے عادی ہوتے ہیں۔ مگر ظاہر ہے۔ کہ بھنگ کو غذا سے کیا نسبت۔ مگر ان چیزوں کے چھوڑنے کی تکلیف غذا سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ تم بغیر کسی زیادہ تکلیف کے

دو وقت کا فاقہ

کر سکتے ہو۔ مگر ایک افیونی اس ذرا سی گولی کا دو وقت ناغہ نہیں کر سکتا۔ جو شخص حقّے کا عادی ہے اس سے دریافت کرو۔ کہ روٹی نہ ملنے سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے یا حقّہ نہ ملنے سے۔ وُہ یہی جواب دے گا۔ کہ وُہ بھوکا رہ سکتا ہے مگر حقّہ کے بغیر نہیں۔ حالانکہ مادی لحاظ سے حقّہ کا دھوآں بالکل ہلکا ہوتا ہے۔ اور روٹی بھاری ہوتی ہے

پھر روٹی کے ساتھ

زندگی کی وابستگی

ہے۔ اور حقّہ کی عادت جوڑا ہے۔ آ ہی ہوتی ہے۔ افیون جو نہیں کھاتا۔ اسے کوئی تکلیف نہیں دے سکتی۔ مگر روٹی ہر انسان کے لئے ضروری ہے۔ مگر باوجود اس کے روٹی چھوڑنے سے اتنی تکلیف نہیں ہوتی۔ جتنی افیون۔ گانجہ۔ چرس۔ بھنگ۔ شراب۔ حقّہ۔ اور نسوار وغیرہ کو چھوڑنے سے ہوتی ہے دُنیا میں لوگ بھُوکے رہ کر اپنے بچوں کو کھانا دیتے ہیں۔ مگر ایک

نشہ کا عادی

اپنے نشہ کی عا[illegible] پورا کرنے کے لئے اپنے بیوی بچوں کی بھُوک کی کوئی پرواہ نہیں کریگا۔ ایک شخص بہ نسبت اپنے بچوں کے ایک وقت بھوکا رہنے کے خود تین وقت بھُوکا رہنا زیادہ پسند کرے گا۔ مگر ایک افیونی یہ پسند کرے گا۔ کہ اس کے بچے تین وقت فاقہ سے رہیں۔ بہ نسبت اس کے کہ اسے ایک وقت کی گولی نہ ملے

پس

عادتوں کی قربانی

بھی بڑی قربانی ہے۔ مگر بڑی مشکل یہ ہے۔ کہ اس کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا۔ امراء کو جن کھانوں کی یا جن کپڑوں کے پہننے کی عادت ہوتی ہے۔ ان کے لئے ان کی قربانی بڑی چیز ہے۔ لیکن دُوسرا اسے دیکھ نہیں سکتا۔

ایک امیر دس جوڑے کپڑے استعمال کرنے کا عادی تھا۔ اور اب اس نے پانچ کر لئے ہیں۔ اس کے متعلق ایک [illegible] کہ اس کے دس جوڑے ہوتے تھے۔ بے شک اس نے پانچ کر لئے ہیں لیکن میرے دو ہی تھے۔ اور دو ہی ہیں۔ پس میری نسبت اس کے اب بھی تین زیادہ ہیں۔ مگر سوال تو عادت کا ہے۔ امیر کو دس کے استعمال کی عادت تھی جس میں اس نے کمی کر دی ہے۔ اور یہ اپنی پہلی عادت پر ہی قائم ہے۔ اگرچہ اس کے تین جوڑے اس کی نسبت اب بھی کم ہیں۔

لیکن وہ کی عادت ہونے کی وجہ سے یہ تکلیف نہیں محسوس کرتا جبکہ دس جوڑوں والا پانچ جوڑے کر کے تکلیف محسوس کر رہا ہے۔ میں نے حقہ۔ افیون۔ بھنگ اور چرس نسوار وغیرہ کی مثال اس لئے دی ہے کہ پنجاب میں غربار عام طور پر

حقہ کے عادی

ہوتے ہیں۔ اور سرحدی صوبہ افغانستان وغیرہ میں نسوار کے استعمال کا رواج زیادہ ہے۔ کوئی ناک کے ذریعہ اسے استعمال کرتا ہے۔ اور کوئی مونہہ میں ڈال کر۔ اور ان مثالوں سے وہ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ عادت کا چھوڑنا بھی بڑی قربانی ہے۔

تم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ امیر کے پاس پانچ جوڑے زائد تھے۔ کیا ہوا اگر اس نے کم کر دیئے۔ کیا حقہ زائد نہیں۔ جس طرح اس کے پاس کپڑے زائد تھے۔ اسی طرح حقہ بھی زائد ہے۔ زمیندار کے حقہ کی قیمت اس کے کپڑوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ جتنی مالیت کا وہ تمباکو جلاتا ہے۔ اتنی کے کپڑے استعمال نہیں کرتا۔ وہ سردی میں ٹھٹھرتا پھرے گا نمونیہ کی تکالیف اٹھائے گا۔ اپنی صحت کو برباد کرے گا۔ مگر حقہ نہیں چھوڑے گا۔ حقہ کی عادت کی زیادتی کی وجہ سے اس نے کپڑے کی عادت کو کم کر دیا ہے۔ ہماری جماعت میں

کم سے کم بیس ہزار لوگ

ایسے ہوں گے۔ جن کے حقوں کا خرچ ان کے چندوں سے زیادہ ہے [illegible] زمیندار ایسے ہوں گے۔ جن کا سالانہ چندہ روپیہ ڈیڑھ روپیہ بلکہ بارہ آنہ ہی ہوگا۔ اور اس قدر خرچ میں وہ سال بھر حقہ نہیں پی سکتے۔ اگر وہ دھیلا روز کا بھی تمباکو پیتے ہوں۔ تو تین روپیہ سالانہ خرچ ہوتے ہیں۔ مگر وہ کہیں نہ کہیں سے اس خرچ کو پورا کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس عادت کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ پس اگر ہم عادت کا اندازہ کر سکتے۔ تو صحیح نتیجہ معلوم ہو سکتا۔ کہ

کون سچی قربانی کرتا ہے

اور کون نہیں۔ مگر اس کا اندازہ اللہ تعالیٰ ہی کر سکتا ہے۔ کہ ایک فرد کو ایک چیز کے چھوڑنے سے کتنی تکلیف ہوتی ہے۔ ہم تو صرف ظاہر کو ہی دیکھ سکتے ہیں۔ اور ظاہر کی بنا پر بڑی غلطی بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن میں نے بتایا ہے۔ کہ بعض چیزیں ایسی ہیں جن کا اندازہ انسان زیادہ صحیح طور پر کر سکتا ہے۔ اور ان میں سے پہلی چیز

محنت اور کام

ہے۔ امرار پر غربار مالی قربانی کے سلسلہ میں طنز کر سکتے ہیں۔ یا کہہ سکتے ہیں۔ کہ گو وہ ایک کھانا کھانے لگ گئے ہیں۔ لیکن وہ بھی نہایت پر تکلف ہوتا ہے۔ اور ہم تو پہلے بھی روکھی روٹی کھا لیتے تھے۔ یا اچار کے ساتھ کھا لیتے تھے۔ اور اب بھی ہماری یہی حالت ہے۔ یا وہ پانچ جوڑے کپڑوں کے استعمال کرتے ہیں۔ اور ہم ایک ہی۔ اس لئے کہ وہ اس عادت کی قیمت نہیں لگا سکتے۔ جسے امرار نے تبدیل کیا ہے جسے دس جوڑوں کے استعمال کی عادت تھی۔ اس کا اسے چھوڑ دینا ایسا ہی ہے۔ جیسا حقہ پینے والے کا حقہ کو چھوڑ دینا مگر

عادت کی قربانی کا اندازہ

[illegible] ہوتا ہے۔ اس لئے امرار و غربار جھگڑتے ہی رہتے ہیں۔ مگر وقت کی قربانی ایسی نہیں۔ جس میں فرق کیا جا سکے۔

میں نے بارہا کہا ہے کہ

بیکار مت رہو

اور کام کرو۔ اس میں امیر و غریب سب مساوی ہیں۔ بلکہ غریب کو جس کا پیٹ خالی ہے۔ کام اور محنت کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ مگر میں نے دیکھا ہے۔ ایسے لوگ بھی چھ چھ گھنٹے حقہ پینے میں ہی گزار دیتے ہیں۔ اور یہ نہیں سوچتے کہ جو لوگ اپنے چھ گھنٹے ضائع کر دیتے ہیں۔ اگر ان کے چھ گھنٹے ان کے مخالف نے ضائع کر دیئے۔ تو انہیں شکوہ کا کیا حق ہے۔ وہ یہ شکوہ کرتے ہیں۔ کہ ہم نے مزدوری کی۔ مگر چھ آنے ہی ملے۔ حالانکہ ہمارا گزارہ بارہ آنے میں ہوتا ہے۔ مگر یہ نہیں سوچتے۔ کہ اگر اپنی آدھی عمر وہ رائگاں گنواتے ہیں۔ تو چوتھائی اگر دوسرے نے گنوا دی۔ تو اس پر کیا الزام۔ جتنا وقت وہ حقہ پینے اور فضول بکواس میں گزارتے ہیں۔ اتنا اگر کام کرنے اور محنت کرنے میں گزارتے تو تنگدستی نہ ہوتی۔ سیر کو جاتے ہوئے میں نے دیکھا ہے۔ کہ جہاں کوئی

اچھا کھیت

ہوتا ہے وہ سکھوں کا ہوتا ہے۔ اور جس کھیت میں فصل ناقص ہو۔ وہ مسلمان کی ہوتی ہے۔ اور اب لمبے تجربہ کے بعد میں تو اچھی فصل کو دیکھ کر کہہ دیا کرتا ہوں۔ کہ یہ کسی سکھ کی ہوگی۔ اور خراب فصل کو دیکھ کر کہہ دیا کرتا ہوں۔ کہ کسی مسلمان کی ہوگی۔ اور بالعموم یہ قیاس درست نکلتا ہے۔ سکھوں کو ایک نمایاں برتری تو یہ حاصل ہے۔ کہ وہ حقہ نہیں پیتے۔ اس لئے ان کا وقت بچ جاتا ہے مگر مسلمان زمیندار تھوڑی دیر کام کرتے ہیں۔ اور پھر یہ کہہ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ کہ آؤ حقہ پی لیں۔ حقہ کی عادت زمینداروں میں اس قدر بڑھی ہوئی ہے۔ کہ ایک دفعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں

ایک زمیندار یہاں مہمان آیا۔ جب واپس گیا۔ تو دوستوں نے اس سے پوچھا۔ سناؤ کیا دیکھا۔ اس نے جواب دیا۔ کہ قادیان سے خدا بچائے۔ کوئی بھلا مانس وہاں رہ سکتا ہے؟ وہ بھی کوئی آدمیوں کے رہنے کی جگہ ہے۔ ہمارے دوست ڈر گئے۔ کہ شائد قادیان میں کسی نے اس سے بدسلوکی کی۔ یا مہمان خانہ میں کسی سے اس کی لڑائی ہوگئی ہے۔ اس لئے پوچھا کہ بتاؤ تو سہی ہوا کیا۔ وہ سنانے لگا۔ کہ میں یکہ میں دس بجے کے قریب وہاں پہونچا۔ (اس زمانہ میں یہاں ریل گاڑی نہیں تھی) سفر کی تھکان تھی۔ میں نے خیال کیا۔ کہ آرام سے بیٹھ کر حقہ پئیں مگر آگ لینے گیا۔ تو کسی نے کہا کہ حدیث کا درس ہونے لگا ہے۔ میں نے کہا نیا نیا آیا ہوں۔ چلوں چلکر درس سن لوں۔ پھر حقہ پیونگا۔ بارہ بجے وہاں سے واپس آیا۔ تو روٹی کھا کر آگ لینے گیا۔ معلوم ہوا کہ حضرت صاحب نماز کے لئے باہر آنے والے ہیں۔ اور

زیارت کا موقعہ

ہے۔ اس لئے چھوڑ کر مسجد کو چلا گیا وہاں سے واپس آیا۔ آگ وغیرہ سلگائی حقہ تیار کیا۔ مگر ابھی دو چار ہی کش لگائے تھے۔ کہ عصر کی نماز کو لوگ لے گئے میں نے سوچا واپس آکر آرام سے پیوں گا۔ مگر آتے ہی معلوم ہوا۔ کہ مولوی صاحب بڑی مسجد میں قرآن کریم کا درس دیں گے۔ اس لئے ادھر جانا پڑا۔ واپس آیا تو مغرب کا وقت تھا۔ مغرب کی نماز کے بعد حضرت صاحب بیٹھ گئے۔ اور میں بھی بیٹھا رہا۔ وہاں سے آیا۔ تو خیال کیا۔ کہ اب آرام سے حقہ پیوں گا۔ مگر آگ ہی سلگا رہا

تھا۔ کہ لوگوں نے کہا۔ عشاء کی آذان ہوگئی ہے۔ چلو نماز پڑھو۔ غرض سارا دن

آرام سے حقہ پینے کا موقعہ نہیں ملا

اس لئے میں تو سویرے اُٹھتے ہی وہاں سے بھاگا۔ اور مجھے یقین ہو گیا۔ کہ یہ جگہ آدمیوں کے رہنے کی نہیں۔ اس مثال سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ مسلمانوں میں

وقت کو ضائع کرنے کا مرض

کس حد تک پہونچ گیا ہے۔ اور اس میں غریب اور امیر میں فرق نہیں۔ خواہ ضائع کرنے کے طریقوں میں فرق ہو۔ مگر ضائع سب کرتے ہیں۔ سب ہی محنت سے جی چُراتے ہیں اور اس امر میں ہم دونوں میں کوئی امتیاز نہیں کرسکتے۔ دونو وقت کی کوئی قیمت نہیں سمجھتے۔ کل ہی

ایک نوجوان

کو میں نے دیکھا۔ جو مبلغین کلاس میں پڑھتا ہے۔ وُہ پرسوں رات باہر سے جہاں اسے کسی کام پر بھیجا گیا تھا۔ واپس آیا۔ اور کل شام کو اس نے رپورٹ کی۔ میں نے اس سے دریافت کیا۔ کہ آپ نے یہ اطلاع کل ہی واپسی پر کیوں نہ دی۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ میں نو بجے کی گاڑی سے آیا تھا۔ اور خیال کیا۔ کہ اب نو بج چکے ہیں اس نے خیال کیا۔ کہ جس طرح نو بجے جانا اس کے لئے بڑی بات ہے۔ سب کے لئے اسی طرح ہے۔ اس نے چونکہ پہلے میاں بشیر احمد صاحب کو رپورٹ دینی تھی۔ میں نے پوچھا۔ کہ پھر صبح میاں صاحب کو کیوں نہ ملے۔ تو جواب دیا۔ کہ میں آیا تھا۔ مگر منتظمین نے ان سے ملایا نہیں۔ اس لئے واپس چلا گیا۔ اور اس طرح چار مرتبہ آیا۔ مگر ملنے کا موقعہ نہ ملا۔ میں نے کہا۔ کہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ تم نے چار مرتبہ اپنے آپ کو ملزم بنایا۔ اگر تم پکے مومن ہوتے تو اس وقت تک دہلیز نہ چھوڑتے۔ جب تک مل کر کام نہ کر لیتے۔

آپ لوگوں کو اچھی طرح اس امر کا احساس ہونا چاہیئے۔ کہ جو اہم کام ہوتے ہیں۔ ان میں چاہے جان بھی چلی جائے۔ ہلنا نہیں چاہیئے۔ اس میں امیر اور غریب کا کوئی سوال نہیں۔ دونوں کے لئے اس کی پابندی ضروری ہے۔ مگر میں نے دیکھا ہے۔ نہ امیر اس کے پابند ہیں۔ نہ غریب۔ حالانکہ میں نے بار بار توجہ دلائی ہے۔

اچھی طرح یاد رکھو

کہ اللہ تعالےٰ کامیابیاں انہی لوگوں کو عطا کرتا ہے۔ جو کام کے عادی ہوں جینے والے محنتوں سے نہیں گھبرایا کرتے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا وَالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا۔ یعنی ہمیشہ کامیاب وُہی ہوتے ہیں۔ جو گرہ کشائی میں لگے رہتے ہیں۔ وُہ چھوڑتے نہیں جب تک گرہ کو کھول نہیں لیتے۔ اور کام کو پورا نہیں کر لیتے۔ اور پھر وُہ ایک دُوسرے سے بڑھ کر کام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے۔ کئی لوگ اس پر بڑے خوش ہوتے ہیں۔ کہ ہم نے آٹھ گھنٹے کام کیا ہے۔ حالانکہ وُہ تو تندرست ہوتے ہیں۔ اور میرے جیسے بیمار کو بھی سال میں بہت دفعہ

۲۲ - ۲۲ - گھنٹے روزانہ کام

کرنا پڑتا ہے۔ میں نے کئی دفعہ اپنے معترضین سے کہا ہے۔ کہ میرے ساتھ دس دن اگر کام کرو۔ تو تمہیں پتہ لگ جائے۔ کہ کتنا کام کرنا پڑتا ہے۔ کام کا ہر ایک کو پتہ لگ جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں عادت کا کوئی سوال نہیں ہوتا۔ ایک امیر شخص یہ تو کہہ سکتا ہے۔ کہ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ میں مجھے اللہ تعالےٰ نے اجازت دی ہے۔ کہ زیادہ کپڑے پہن لوں۔ مگر خدا نے یہ کہاں کہا ہے۔ کہ وقت ضائع کرو۔ وقت ضائع کرنے کے لئے

کوئی عذر نہیں پیش کیا جاسکتا

سوائے اس کے کہ کوئی شخص کہے مجھے اس کی عادت پڑ گئی ہے۔ مگر اس طرح تو کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے۔ کہ خدا اور رسُول کے انکار کی مجھے عادت ہو گئی ہے۔

میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ تحریک جدید تمہیں اس وقت تک کامیاب نہیں کرسکتی۔ جب تک رات دن ایک کرکے کام نہ کرو۔ اپنی راتوں اور دنوں پر قبضہ نہ کر لو۔ اور ایسی عادت ڈال لو۔ کہ جس کام کو اختیار کرو۔ ایسی طرح کرو۔ کہ جس طرح ہمارے ملک میں کہتے ہیں۔

تخت یا تختہ

جب تک یہ رُوح نہ پیدا ہو۔ جب تک کوئی شخص اپنے آپ کو فنا کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ اس وقت تک کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی۔ تم لاکھ ایڑیاں رگڑو۔ مگر اس وقت تک کامیابی حاصل نہیں کرسکتے۔ جب تک اس طریق پر کام نہ کرو۔ جو اللہ تعالےٰ نے کامیاب ہونے کے لئے مقرر کیا ہے۔ اس وقت

بورڈنگ تحریک جدید

کے لڑکے میرے سامنے بیٹھے ہیں۔ میں ان کو بھی۔ اور ان کے استادوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اس بورڈنگ کے قیام سے میری غرض یہی ہے۔ کہ نوجوانوں میں محنت کی عادت پیدا ہو۔ تم بارہ گھنٹے بھی سو سکتے ہو۔ مگر پانچ۔ چھ گھنٹے سو کر بھی گزارہ کرسکتے ہو۔

سالہا سال تک جب

میری صحت

اچھی تھی۔ باوجودیکہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ مجھے سختی سے منع کیا کرتے تھے۔ میں پانچ ساڑھے پانچ گھنٹے سے زیادہ نہیں سویا کرتا تھا۔ کئی دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ طبی نقطۂ نگاہ سے میرا مشورہ ہے۔ کہ سات گھنٹے سے کم نیند کی صورت میں آپ کی صحت ٹھیک نہیں رہ سکتی۔ مگر میں پانچ ساڑھے پانچ گھنٹے سے زیادہ نہیں سویا کرتا تھا۔ اب تو صحت اس قدر برداشت نہیں کرسکتی۔ مگر اب بھی سوائے بیماری کے سات گھنٹے میں کبھی نہیں سویا۔ بیماری میں تو بعض وقت آدمی دس گھنٹے بھی لیٹا رہتا ہے۔ مگر ایسی حالت تو سال میں دو چار دفعہ ہی ہوتی ہے۔

عام حالات

میں مَیں اب بھی چھ پونے چھ گھنٹے سوتا ہُوں۔ گو سخت کام کے وقت اب بھی بعض دفعہ تین چار گھنٹوں پر اکتفا کرنی پڑتی ہے۔

تو دُنیا میں کامیابی محنت۔ اور کام کرنے سے ہی حاصل ہوسکتی ہے۔

محنت کے بغیر نیکی کی مشق بھی نہیں ہوسکتی

بورڈنگ تحریک جدید کے قیام سے میری غرض یہی ہے۔ کہ چند نوجوان ایسے پیدا ہوں۔ جو محنت کے عادی ہوں۔ اور پھر وُہ بیج کا کام دیں۔ اور ان کے ذریعہ ساری قوم میں یہ عادت پیدا کی جاسکے۔ اس لئے میں پھر نصیحت کرتا ہوں۔ کہ

محنت کی عادت ڈالو

بیکاری کی عادت کو ترک کردو فضول مجلسیں بنا کر گپیں ہانکنا اور بکواس کرنا چھوڑ دو

حقہ اور دیگر ایسی لغو عادتوں میں وقت ضائع نہ کرو۔ اور کوشش کرو۔ کہ زیادہ سے زیادہ کام کرسکو یاد رکھو۔ کہ

ہمارے لئے بہت نازک وقت

آرہا ہے۔ اس وقت ہندوستان میں نیا آئین نافذ ہورہا ہے۔ جس کے نتیجہ میں انگریزی اثر ملک سے کم ہوجائے گا۔ اور تم جانتے ہو۔ کہ دیہات میں اب بھی تمہارے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے۔ جن لوگوں پر احمدیوں کے احسان ہوتے ہیں۔ اور جو احمدیوں پر احسان کرتے ہیں۔ اور باہم بہت اچھا سلوک ایک دوسرے سے کرتے ہیں۔ وہاں ایک مولوی آکر تقریر کردیتا ہے۔ اور وہی لوگ بھڑک اٹھتے ہیں۔

پس ان حالات کے آنے سے پہلے اپنی اصلاح کرلو۔ محنت اور قربانی کی عادت ڈالو۔ ورنہ تمہاری حالت اس بھیڑ کی سی ہوگی۔ جو ہر وقت

بھیڑیئے کے رحم پر

ہے۔ جب تک تم ہمت کوشش اور استقلال سے اپنے آپ کو شیروں میں تبدیل نہیں کرلیتے۔ اس وقت تک تم بھیڑیں ہو۔ جن کی جانیں ہر وقت غیر محفوظ ہیں خدا تعالےٰ نے تمہیں اختیار دے دیا ہے۔ کہ اگر چاہو تو شیر بن جاؤ۔ جو جنگل میں اکیلا بھی محفوظ ہوتا ہے۔ لیکن بھیڑیں دس بیس بھی غیر محفوظ ہوتی ہیں۔ پس اس کے لئے کوشش کرو۔ اور دعاؤں میں لگے رہو۔ میں بھی دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ تمہیں لغو عادتوں کو دور کرنے کی توفیق دے۔ اور توفیق دے کہ تم مخلص اور بہت کام کرنے والے بن جاؤ۔ اپنے اوقات کو خدا تعالیٰ کے دین کے لئے خرچ کرنے والے ہوجاؤ۔ تا تھوڑے ہوکر

بہتوں پر غلبہ حاصل کرنیوالے

بن سکو۔

مسلمانانِ ہنگری کے لیڈر احمدیت میں داخل ہوگئے

ہنگری سے احمدیت کو نکالنے کا مدعی مفتی ہنگری سے خود نکل گیا

از چودھری حاجی احمد خان صاحب ایاز۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی مبلغ اسلام بوڈاپسٹ

ملک ہنگری میں مسلمانوں کی تعداد دو ہزار بتائی جاتی ہے۔ لیکن میرے خیال میں پانچ سات سو مسلمان ایسے ہونگے جن کو یہ معلوم ہو کہ وہ مسلمان ہیں۔ چھ ماہ کے عرصہ سے میں نے تمام سمجھدار مسلمانوں تک بذریعہ اخبارات آمد حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی خبر پہونچائی۔ اور بعض سے ملاقاتیں بھی کیں۔ سب سے پہلے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نائب مفتی جو اس وقت قائمقام مفتی ہنگری کا کام کر رہے تھے۔ ان کو حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب الحجۃ النور پڑھنے کو دی۔ وہ صداقت قبول کرچکے تھے۔ مگر مفتی ہنگری ڈور رچ حسین حلمی جو مشرق بعید میں روپیہ بٹورنے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ ان کا انتظار تھا۔ مفتی صاحب جب واپس آئے۔ اور گل بابا کمیٹی کو جمع کردہ روپیہ مسجد کی تعمیر کے لئے دینے سے انکار کردیا۔ اور وہی پہلی سی شراب نوشی شروع کردی تو مسلمانوں نے احمدی مجاہد کی طرف رخ کیا۔ مفتی صاحب بھی کبھی کبھی مجھے ملنے آتے۔ تاکہ میں ہندوستان کے اخباروں میں ان کا بھید ظاہر نہ کروں۔ مفتی صاحب پہلے بھی جب کبھی عید کی نماز پڑھاتے تو جو مسلمان روپیہ نہ دیتا اس کو دوزخی کہہ دیتے تھے۔ میں نے ایک دن ان سے کہا آپ احمدیت قبول کرکے باقاعدہ نماز پڑھا کریں۔ ان کے سکرٹری صاحب نے مجھے مفتی صاحب کی ہندوستان والی فوٹو دکھائی۔ جس میں مفتی صاحب نے ڈاڑھی رکھی ہوئی تھی۔ اور بتایا کہ ہم تو روپیہ کی خاطر نماز پڑھاتے ہیں۔ روپیہ حاصل کرنے کے لئے ڈاڑھی رکھتے ہیں۔ اور شراب یورپ میں جائز ہے۔ نائب مفتی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب جو ایک عالم باعمل ہیں۔ انہوں نے بھی مفتی صاحب کو باقاعدہ نماز پڑھنے کے لئے مجبور کیا۔ گل بابا کمیٹی کی طرف سے جو یہاں کے امراء نے اسلام کی امداد اور مسجدیں بنوانے کے لئے قائم کی ہوئی ہے۔ مفتی صاحب کو نوٹس دیا گیا۔ کہ وہ اپنی اصلاح کرکے مسجد کے کام میں امداد کریں۔ لیکن مفتی صاحب کی تو خواہش ہی نہ تھی۔ کہ مسجد تیار ہو۔ ان کا ارادہ تھا۔ کہ مسجد کے نام پر روپیہ حاصل کرکے اپنی جیب پُر کریں۔ اور اب کی دفعہ تو وہ دھوکہ اور فریب دینے میں ماہر ہوچکے تھے۔ کیونکہ ہندوستان میں وہ اکثر احرار کے مہمان رہے۔ اس لئے انہوں نے کسی کی پرواہ نہ کی۔ عید کا دن جو قریب آیا۔ تو مفتی صاحب کو فکر ہوئی کہ احمدی مجاہد نے تو بیس خاندان حقیقی اسلام میں داخل کرلئے ہیں۔ ایسا نہ ہو عید کے دن باقی مسلمان بھی اسلام کی خادم جماعت میں شامل ہوکر باطل کے خلاف جہاد کرنے لگیں۔ لہٰذا مفتی صاحب نے عید الفطر سے پندرہ روز قبل ہی اخباروں میں اعلان کرادیا۔ کہ نماز ان کے دولت خانہ پر ہوگی۔ مگر ترک امام جو چند ترکوں کو علیحدہ نماز پڑھاتے ہیں۔ اور مفتی صاحب کے خلاف ہیں اور جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی سے بھی حسد رکھتے ہیں۔ انہوں نے بھی علیحدہ اعلان اپنے مکان پر نماز پڑھانے کا کرادیا۔ لیکن خاکسار بالکل خاموش رہا۔ کیونکہ غیر مسلم ان دو اعلانوں سے ہی مسلمانوں کے تفرقہ کا اندازہ لگاچکے تھے۔ عید کے دن ہماری جماعت نے انجمن کے کمرہ میں نماز کا انتظام کیا۔ خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو سمجھ عطا کی۔ اور وہ سوائے چند ایک کے سب ہمارے ساتھ آملے۔ اور جو رہ گئے انہوں نے محسوس کیا۔ کہ جب سرکردہ مسلمان اور اسلام کا درد رکھنے والے احمدی ہوگئے ہیں۔ تو ہم کیوں پیچھے رہیں۔ چنانچہ اسی دن رات کو مسلمانوں کا اجتماع گل بابا قہوہ خانہ میں ہوا۔ جہاں پر احمدیت یا حقیقی اسلام کا لٹریچر ہر ایک کو دیا گیا۔ اور دیگر معززین کی تقریروں کے بعد خاکسار کو بخار کی حالت میں تقریر کرنی پڑی۔ جس میں مسلمانانِ ہنگری کو احمدیت قبول کرنے کی دعوت دی۔ خاکسار کی تقریر میں خدا تعالےٰ نے ایسا اثر ڈالا کہ مسلمانوں کے بعض سرکردہ لیڈروں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت کرکے مفتی ہنگری سے علیحدگی اختیار کرلی ہے جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نائب مفتی ہنگری۔ جناب سید گل آغا احمد صاحب تاجر بوڈاپسٹ۔ جناب آڈر پخ عبد اللہ صاحب سوداگر لیڈر مسلمانانِ ہنگری اور چار دیگر مسلمان افراد سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوگئے ہیں۔ اور وہ مفتی ہنگری جنہوں نے بحوالہ اخبار زمیندار مورخہ ۸ مئی ۱۹۳۶ء مولوی ظفر علی خان صاحب

مسٹر مظہر علی کی تلملاہٹ اور کامریڈ محمد حسین کا چیلنج

مسٹر مظہر علی شائع شدہ خط کو کیوں جعلی ثابت نہیں کرتے

گذشتہ پرچہ میں مسٹر مظہر علی کے خط کا جو عکس شائع کیا گیا ہے۔ اس کے پبلک میں آنے پر مسٹر موصوف نے بڑی تلملاہٹ کا اظہار کیا۔ اور ساتھ ہی کامریڈ محمد حسین کے نام ایک وکیل کے ذریعہ حسب ذیل نوٹس بھجوایا۔

"نوٹس برائے اشاعت خط جو میرے موکل مظہر علی اظہر کے نام سے زیر عنوان "مسجد شہید گنج اور مجلس احرار" شائع کیا گیا ہے۔ یہ خط جعلی ہے اور میرے موکل اور اس کی پارٹی کو پنجاب اسمبلی الیکشن میں بدنام کرنے اور نقصان دینے کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ اشتہار اور اخبارات کے ذریعہ فوراً معافی مانگو اور میرے موکل کی تسلی بخش طریق پر تلافی کرو۔ ورنہ ازالہ حیثیت عرفی وغیرہ کے سلسلہ میں فوجداری اور دیوانی مقدمات دائر کئے جائیں گے۔

اس طرح مسٹر مظہر علی نے ایک طرف تو عوام کی آنکھوں میں خاک ڈالنے کی کوشش کی۔ کہ وہ سمجھیں۔ شائع شدہ خط جعلی ہے جبھی اس زور شور سے چیلنج دیا گیا ہے۔ اور دوسری طرف کامریڈ محمد حسین کو مرعوب کرنا چاہا۔ تاکہ وہ مزید رازہائے سربستہ کا انکشاف نہ کرے لیکن کامریڈ موصوف نے اس نوٹس کو پرِ پشہ جتنی بھی وقعت نہ دی۔ بلکہ حسب ذیل چیلنج شائع کر دیا۔

"میں نے مسٹر مظہر علی اظہر کی اس چٹھی کا چربہ شائع کیا تھا جو انہوں نے چودھری افضل حق کو لاہور لکھی تھی۔ اور میرا خیال تھا۔ کہ وہ اس انکشاف پر شرم و غیرت سے ڈوب جائیں گے۔ اپنی غداریوں سے توبہ کر کے آئندہ مسلمانوں کو فریب اور دھوکہ نہ دینگے۔ مگر میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب کہ مجلس احرار کے سیکرٹری نے ایک پوسٹر شائع کر کے اصل چٹھی سے ہی صاف انکار کرنے کی جرأت کی ہے۔ حقیقت کو چھپانے کی یہ ایسی ناکام کوشش ہے۔ جس سے مجلس احرار اپنے رہے سہے اقتدار کو بھی کھو بیٹھے گی۔

(۱) مجھ کو اس وقت تک کوئی نوٹس نہیں ملا

(۲) میں چٹھی کو اصلی ثابت کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔

(۳) مولانا کفایت اللہ صاحب مولانا احمد سعید صاحب مولانا شوکت علی صاحب۔ مولانا ابوالکلام آزاد صاحب مجھ کو منصف منظور ہیں میں چٹھی ان کے سامنے پیش کر دیتا ہوں۔ اور مسٹر مظہر علی اظہر اپنی تحریر ان کے حوالے کر دیں۔

(۴) میں تیار ہوں۔ کہ حکومت کے اکسپرٹ کے سپرد کر دوں۔ تاکہ وہ فیصلہ کرے۔ کہ کیا یہ مسٹر مظہر علی اظہر کی چٹھی ہے۔ یا نہیں میرے پاس اٹھارہ اور ایسی ہی چٹھیاں موجود ہیں۔ جو ایک ایک کر کے اب میں شائع کروں گا۔ تاکہ مسلمانوں کو معلوم ہو جائے غدار کون ہے۔؟ چور کون ہے۔ اور کون اس قابل ہے۔ کہ اس کو مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ کر دیا جائے؟

میں واقعی ٹین فروش ہوں۔ مزدوری سے پیٹ پالتا ہوں میں ایمان فروش نہیں۔ کہ ایمان۔ اسلام اور مسجدیں بیچ کے عیش کی زندگی بسر کروں۔ مسٹر مظہر علی اظہر کا حافظہ شاید کمزور ہو۔ اور وہ جلدی اور پریشانی میں اپنے خط کو پہچان نہ سکتے ہوں۔ اس لئے میں پھر چیلنج کرتا ہوں۔ کہ اگر اظہر اور اس کے حواریوں میں جرأت ہے۔ تو وہ آئیں۔ اور میری اس چٹھی کو جھوٹا ثابت کریں

اس کے بعد مسٹر مظہر علی ایسے دم بخود ہوئے۔ کہ ابھی تک پتہ نہیں وہ کہاں ہیں۔ نوٹس تو بذریعہ تار دیا۔ لیکن جب اس کا جواب شائع ہوا۔ تو پھر انہوں نے خاموشی میں ہی سلامتی سمجھی۔ مگر یہ کلنک کا ٹیکہ ان کے چہرہ پر ایسا لگا ہے۔ جو کبھی دور نہیں ہو سکتا۔ احرار کی غداری اور قوم فروشی کا یہ ایسا ثبوت ہے۔ جس کا انکار کرنے کی کسی میں جرأت نہیں ہے۔ اگر مسٹر مظہر علی الیکشن کی مصروفیتوں کی وجہ سے شائع شدہ خط کو جعلی ثابت نہیں کر سکے۔ تو اب فارغ ہو چکے ہیں۔ اب انہیں یا تو میدان میں آنا چاہیئے۔ یا سیدھی طرح تسلیم کر لینا چاہیئے۔ کہ شائع شدہ خط انہی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ اور وہ یقیناً غداری اور اسلام فروشی کے مرتکب ہوئے ہیں۔

مسٹر مظہر علی کے متعلق "احسان" کے عذر گناہ پر

اخبار "زمیندار" کا تبصرہ

کامریڈ محمد حسین امرتسری نے مولوی مظہر علی اظہر کے ایک خط کا عکس اشتہار کی صورت میں شائع کیا ہے جس نے مجلس احرار کی اسلام پرستی کا بھانڈا دہلی دروازہ کے چوراہے پر پھوڑ دیا۔ اس اشتہار کو پڑھکر مولوی صاحب کے پیر تلے سے زمین نکل گئی۔ اور منہ پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔ اتفاق سے انکے پاس سندباد جہازی بھی اسوقت موجود تھے۔ وہ فرمانے لگے گھبرانے کی کونسی بات ہے۔ آپ اعلان کر دیں۔ کہ یہ خط سراسر جعلی ہے۔ اور اس خط پر ۲۴ جولائی کی تاریخ درج ہے۔ حالانکہ میں ۱۰ سے ۲۴ جولائی تک گورداسپور میں موجود ہی نہ تھا۔ اور آپکے بیان کی تائید کیلئے یہ بندہ حاضر ہے مولوی صاحب ٹھہرے وکیل اور وکیل عام طور پر قتل کے مقدمات میں اسی قسم کے دلائل پیش کیا کرتے ہیں۔ کہ جس تاریخ کو قتل کی واردات ہوئی۔ اس روز تو میرا موکل جائے وقوعہ پر موجود ہی نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ وہ اس مقام سے...... جہاں واردات ہوئی پانسو میل کے فاصلہ پر مقیم تھا۔ اور انکو اس قسم کے "ایماندار" گواہ بھی آسانی سے ملجاتے ہیں۔ جو اس دعوے کی تائید کیلئے عدالت کے سامنے سینے پر ہاتھ رکھ کر اور قرآن کو سر پر اٹھا کر حلفیہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ وکیل صاحب نے جو کچھ فرمایا وہ حق ہے حضور ملزم فلاں تاریخ سے فلاں تاریخ تک ایک مہینے کیلئے میرے ہاں مقیم تھا۔ فلاں تاریخ کو ہم نے فلاں ہوٹل میں شراب پی اور چرس کا سوٹا لگایا۔ اور ایسے مدہوش ہوئے کہ تین روز تک ہوٹل سے باہر ہی نہیں نکلے عدالت کیلئے ڈر دیکھتی ہے۔ اور مدہوشی کا زمانہ اور واقعہ قتل کا زمانہ ایک ہی ہوتا ہے۔ مولوی مظہر علی سندباد جہازی کا مشورہ سن کر اچھل پڑے اور پیٹھ ٹھونک کر کہنے لگے۔

تم تو خواہ مخواہ مطائبات کی چکی پیستے ہو۔ اور اخبار نویسی کی گھاس کھودتے ہو۔ اس سے تو ہزار درجہ بہتر تھا۔ کہ تم وکالت کرتے۔

اس پخت و پز کے بعد پہلے مولوی مظہر علی کا بیان شائع ہوا۔ اور دو روز کے بعد جناب سندباد کا "شہادت نامہ" شائع ہو گیا۔ ایک نے کہا میں ۱۰ جولائی سے ۲۹ جولائی تک لاہور میں رہا۔ دوسرے نے کہا۔ ہاں حضور یہ بالکل سچ فرماتے ہیں۔ اس زمانے میں راقم الحروف کا ایک پاؤں مولوی مظہر علی کے کندھے پر اور دوسرا چودھری افضل حق کی گردن پر رہتا تھا راقم الحروف سندباد سہی۔ لیکن ان دو بزرگوں کا تسمہ پا بھی ہے۔

لیکن حضرت سندباد جہازی مدعی سست و گواہ چست کے مصداق بننے کے شوق میں بھول گئے۔ کہ جس زمانے کے یہ واقعات ہیں۔ اس زمانے میں گوروں کے بے پناہ اور بدبخت ڈنڈوں نے انہیں صاحب فراش بنا رکھا تھا۔ اور دفتر احسان یا دفتر احرار تو درکنار وہ عرب ہوٹل کی سشناوری سے بھی معذور تھے۔ ڈاکٹروں کی مرہم پٹی تھی۔ اور مریض کی ہائے توبہ۔ لے میں سرا۔ کم بختوں نے سر کا بھرکس نکال کر رکھ دیا۔ مطائبات سوچنے کے لئے ایک گوشہ بھی تو سلامت نہیں رہنے دیا۔

یورپ کے اہم سیاسی معاملات

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

عدم مداخلت کے لئے جرمنی اور اطالیہ کی آمادگی

ہسپانیہ کی خانہ جنگی میں عدم مداخلت کی تجویز پیش کرتے ہوئے برطانیہ نے جو یادداشت ۱۰ جنوری کو حکومت جرمنی اور حکومت اطالیہ کے پاس بھیجی تھی - اس کا جواب مؤخر الذکر ہر دو حکومتوں نے بیک وقت برطانوی سفرا مقیم برلن و روما کے سپرد کر دیا ہے - جرمنی اور اٹلی کی ان دستاویزات سے ظاہر ہوتا ہے - کہ وہ ہسپانیہ کے متعلق عدم مداخلت کی تجویز سے اتفاق کرتے ہیں - چنانچہ اطالوی یادداشت میں یہ ظاہر کیا گیا ہے - کہ اٹلی رضاکاروں کی بھرتی اور ان کی روانگی کو روکنے کے لئے قانون بنانے پر آمادہ ہے - جرمن یادداشت مظہر ہے - کہ حکومت جرمنی ایسا قانون وضع کر چکی ہے جس کی رو سے جرمن باشندوں کا ہسپانوی خانہ جنگی میں حصہ لینے کے لئے ہسپانیہ میں داخل ہونا - اور اس غرض کے لئے لوگوں کو بھرتی کرنا تعزیری جرم قرار دیا گیا ہے - اور ایسی انتظامی تدابیر بھی کی جا چکی ہیں - کہ کوئی شخص ہسپانیہ کی خانہ جنگی میں شریک ہونے کی غرض سے نہ جرمنی سے روانہ ہو سکے - اور نہ اس ملک سے گزر سکے ؛

اطالوی اور جرمن یادداشتیں اس امر پر بھی متفق ہیں - کہ حکومت برطانیہ تمام غیر ملکی رضاکاروں اور ان تمام افراد یا جماعتوں کے فوری اخراج کی تجویز کے متعلق غور کرے - جو جنگ کے علاوہ دوسرے طریقوں سے خانہ جنگی میں مداخلت کر رہے ہیں ؛

اطالیہ اور جرمنی کے ان جوابات پر برطانیہ اور فرانس کے سیاسی حلقوں میں اطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے - جہاں تک زبانی باتوں کا تعلق ہے - یہ جواب بلاشبہ تسلی بخش ہیں لیکن گزشتہ واقعات ظاہر کرتے ہیں - کہ ان ممالک کے قول اور فعل میں چنداں مطابقت نہیں پائی جاتی - اور ان کا عمل ان کے زبانی وعدوں سے بالکل متضاد ہوتا ہے - لہٰذا ہسپانیہ میں عدم مداخلت کے متعلق ان کے موجودہ اظہار آمادگی پر زیادہ بھروسہ نہیں کیا جا سکتا - خصوصاً ان حالات میں جبکہ ہسپانیہ کے ایک متحارب فریق کے ساتھ ان کا گہرا مفاد وابستہ ہے - اور وہ اسے اس وقت تک ہر ممکن طریق سے امداد پہنچا رہے ہیں ممکن ہے - عدم مداخلت کی یہ بیل کسی وقت منڈھے چڑھنے کے قابل ہو جائے - لیکن اگر اس وقت تک ہسپانیہ کا کچھو مر نکل چکا تو اس پر یہ مصرعہ صادق آئیگا کہ ع تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی

ترکی اور فرانس کے مابین مفاہمت

اسکندرونہ کی واگزاری کے متعلق گزشتہ دنوں ترکی اور فرانس کے درمیان جو تنازعہ رونما ہو گیا تھا - معلوم ہوا ہے ہر دو ممالک کے نمائندوں نے اسے باہمی افہام و تفہیم سے سلجھا لیا ہے چنانچہ اس پر دونوں ملکوں کے نمائندوں نے اتفاق کر لیا ہے - کہ یہ رقبہ شام کی دوسری ریاستوں سے جنہوں نے حال ہی میں آزادی حاصل کی ہے - ملحق رہے گا - لیکن اس کی اندرونی آزادی برقرار رکھی جائے گی - اس علاقہ کی سرکاری زبان کے مسئلہ پر مذاکرات میں جو روک وٹ پیدا ہو گئی تھی - وہ بھی دور ہو گئی ہے - چنانچہ فرانسیسی مندوبین - اور ترکی نمائندہ توفیق رشدی نے اس امر پر اتفاق کر لیا ہے - کہ ترکی کو اسکندرونہ کی سرکاری زبان بنا یا جائے - بہرحال یہ امر موجب اطمینان ہے - کہ باہمی مذاکرات سے ایک ایسے قضیہ کو جس کے متعلق سخت اندیشہ کیا جا رہا تھا - کہ وہ خطرناک صورت حالات پر منتج ہوگا احسن طور پر سلجھا لیا گیا ہے ؛

روس کا نیا مقدمۂ سازش

روس میں حکومت روس کے خلاف سازش کرنے کے الزام میں روس کی سترہ معزز شخصیتوں کے خلاف جو مقدمہ چل رہا تھا - اس کا فیصلہ سنا دیا گیا ہے - ابھی تھوڑا عرصہ ہوا - روس کے بعض مقتدر لوگوں کو اسی الزام میں سٹالن کی حکومت نے تختہ دار پر لٹکا دیا تھا - موجودہ ملزمین میں سے تیرہ کو سزائے موت کا حکم سنا دیا گیا ہے - اور چار کو مختلف المیعاد قید کی سزائیں دی گئی ہیں - اس مقدمہ میں کارل ریڈک - سوکولینکوف - سورالوف - اور پیاٹوکوف ایسے تجربہ کار بالشویک لیڈر بھی ماخوذ ہیں - ان کے خلاف یہ الزام لگایا گیا ہے - کہ انہوں نے روس کے جلاوطن لیڈر ٹراٹسکی کے ساتھ مل کر حکومت روس کا تختہ الٹنے - اور روس میں از سر نو سرمایہ داری نظام قائم کرنے کی سازش کی - ملزمین نے مقدمہ کی سماعت کے دوران میں جو انکشافات کئے ہیں - وہ بلاشبہ حیران کن ہیں - چنانچہ ریڈک نے بیان کیا - کہ سنہ ۱۹۳۵ء میں ہر ہٹلر نے جرمنی میں برسر اقتدار آنے پر مجھے یقین دلایا - کہ جنگ میں روس کی شکست لابدی ہے - اس لئے میں نے روس کے خلاف پالیسی اختیار کی - مجھے ٹراٹسکی کی طرف سے تین خط موصول ہوئے تھے - جن میں سب سے پہلا خط اپریل سنہ ۱۹۳۴ء میں لکھا تھا - کہ جرمنی میں نازیت کے برسر اقتدار آنے - اور مشرق بعید میں نازک صورت حالات پیدا ہو جانے سے جنگ کے امکانات بہت بڑھ گئے ہیں - جس میں روس کی شکست لازمی ہے ہمیں کوشش کرنی چاہیئے - کہ ہماری جماعت برسر اقتدار آ جائے - دسمبر سنہ ۱۹۳۵ء میں ٹراٹسکی نے سرمایہ داری کے نظام کو بحال کرنے - اور جنگ میں جرمنی کی فتح کے بعد اس کو کچھ علاقہ اور اقتصادی مراعات دینے کا پروگرام بیان کیا - ایک اور ملزم نے بیان کیا - کہ میں روس کے خلاف جرمنی اور جاپان سے سازش کرنے کا مرتکب ہوں ؛

اگرچہ ٹراٹسکی نے اس قسم کی سازشوں سے اپنی بے تعلقی کا اظہار کیا ہے - لیکن بایں ہمہ ملزمین کا اپنے خفیہ منصوبوں کو عدالت میں اس طرح کھول کھول کر بیان کرنا سخت قابل حیرت ہے - اگر یہ سب باتیں درست ہیں - تو ان سے یہی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے - کہ روس کا ایک معتدبہ حصہ اس کے موجودہ اشتراکی نظام سے بیزار ہو چکا ہے - اور اسے الٹنے کی کوششوں میں مصروف ہے - لیکن سٹالن کی حکومت اس کے تمام سرکردہ کارکنوں کو فنا کے گھاٹ اتارنے کا ارادہ رکھتی ہے - حکومت سوویٹ اس عنصر کو ملک سے مٹانے میں کامیاب ہو - یا نہ ہو - لیکن حالات سے ظاہر ہوتا ہے - کہ روس میں ایک اور انقلاب کے آثار پیدا ہو رہے ہیں ہلاکت اور بربادی جس کے لازمی اجزا ہوں گے - اور جو روس کو پھر ایک دفعہ کشت و خون کی آماجگاہ بنا دے گا ؛

جناب چودھری محمد شریف صاحب امیدوار پنجاب اسمبلی

کیوں دست بردار ہوئے

اتحاد پارٹی کے دو امیدوار چودھری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری اور ملک فتح شیر خان صاحب لنگڑیال منٹگمری تحصیل کے دیہاتی حلقہ سے پنجاب اسمبلی کے الیکشن میں کھڑے تھے۔ آنریبل نواب سر سکندر حیات خان صاحب لیڈر اتحاد پارٹی اس کوشش میں تھے۔ کہ آپس میں دونوں امیدواروں کا تصادم نہ ہو۔ جو کہ پارٹی کے مفاد کے منافی ہے۔ اور جس سے یہ امکان تھا۔ کہ ناحق روپیہ کی بربادی اور تکلیف کا سامنا ہو گا۔ چنانچہ آنریبل لیڈر کے ارشاد کے مطابق چودھری محمد شریف صاحب نے اس بات کو قبول کر لیا۔ کہ وہ ملک فتح شیر خان صاحب کے حق میں پنجاب اسمبلی سے دستبردار ہو جائیں۔ اور مرکزی اسمبلی میں اتحاد پارٹی کی جانب سے تشریف لے جائیں۔ جس مجلس میں وہ اپنی اعلےٰ تعلیم کی وجہ سے زیادہ مفید ہوں گے۔ جو تار چودھری محمد شریف صاحب کو اس قبولیت کے بعد آنریبل سر سکندر حیات خان صاحب کی طرف سے موصول ہوا۔ اس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

از حسن ابدال بتاریخ ۱۹ جنوری بوقت ایک بجکر ۴۲ منٹ
بخدمت چودھری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری

ہبراہ مہربانی میری خواہش کو قبول کرنے کے لئے میرا دلی شکریہ قبول کریں۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ آپ مرکزی مجلس واضع قوانین میں زیادہ مفید ہوں گے۔ باقاعدہ چٹھیاں دفتر سکرٹریٹ سے جاری کی جا رہی ہیں"۔ سکندر حیات

اس فیصلہ کا ایک خوشگوار پہلو یہ بھی ہے۔ کہ علاقہ کے سرکردہ زمیندار خاندانوں میں اس الیکشن کے دوران میں جو منافشت پیدا ہو گئی تھی۔ وہ ختم ہو گئی ہے۔ چنانچہ خان صاحب میاں چراغ الدین صاحب وکا بھٹیہ خاندان و لنگڑیال خاندان میں اتحاد ہو گیا ہے۔ جو دیہاتی حلقہ جات کے لئے بڑی نیک فال ہے۔ اس نتیجہ پر ہم آنریبل لیڈر اور ہر دو امیدواروں کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اتحاد پارٹی اپنے محترم لیڈر کی راہنمائی میں اپنے ملکی خدمات کے مشن میں کامیاب ہو۔

آنریبل لیڈر کی زیر ہدایت جو چٹھی چودھری محمد شریف صاحب کے سرکردہ معاونین کے نام اتحاد پارٹی کے سکرٹریٹ سے جاری ہوئی۔ اور جس کا ذکر اوپر آیا ہے۔ اس کی نقل ذیل میں دی جاتی ہے۔

از صدر دفتر اتحاد پارٹی ڈیوس روڈ لاہور
مورخہ ۲۱/۱/۳۷
مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ

زیر ہدایت آنریبل میجر نواب سر سکندر حیات خان صاحب میں آپ کی خدمت میں ملتمس ہوں۔ کہ جب نواب صاحب بالقابہ کو یہ معلوم ہوا۔ کہ اتحاد پارٹی کے دو امیدوار یعنی چودھری محمد شریف خان صاحب اور ملک فتح شیر خان صاحب لنگڑیال منٹگمری تحصیل کے دیہاتی حلقے سے پارٹی کے ٹکٹ پر کھڑا ہونا چاہتے ہیں۔ تو اس وقت سے نواب صاحب اس کوشش میں تھے۔ کہ آپس میں دو امیدواروں کا تصادم نہ ہو۔ جو کہ پارٹی کے اصول کے منافی ہے۔ جس سے یہ امکان تھا۔ کہ ناحق روپے کی بربادی اور تکلیف کا سامنا ہو گا۔

ان حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اور آنریبل لیڈر کے ارشاد کے مطابق چودھری صاحب نے نہایت درجہ ایثار کر کے اس بات کو قبول کر لیا ہے کہ وہ ملک فتح شیر خان کے حق میں دستبردار ہو جائیں۔ اور مرکزی اسمبلی میں پارٹی کی جانب سے تشریف لے جائیں۔ چودھری محمد شریف صاحب کی اس دستبرداری نے جو انہوں نے پارٹی کے دوسرے امیدوار کے حق میں کی ہے۔ پارٹی کے لیڈر اور پارٹی نہایت قابل تحسین تصور کرتی ہے۔

نواب صاحب سر سکندر حیات خان صاحب نے مجھے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ میں آپ سے پُر زور تاکید کروں۔ کہ آپ اور آپ کے تمام احباب ملک فتح شیر خان صاحب لنگڑیال کو پوری پوری امداد دیں۔ اور ان کو کامیاب بنانے میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھیں۔ کیونکہ اب ملک صاحب ہی صرف اتحاد پارٹی کے امیدوار آپ کے حلقہ میں ہیں۔ دستخط (نیازمند) محمد خورشید علی خان ریذیڈنٹ سکرٹری

خادمان اتحاد (رانا) حامد خان بی۔ اے۔ (چودھری) ابوالخیر

مجلس مذاکرہ طبیہ کالج دہلی

امسال مجلس مذاکرہ کی تحریک اور جناب افسر الاطبا حکیم حاجی ظفر احمد خاں صاحب اعزازی پرنسپل کی تائید سے تعلیمی سب کمیٹی نے اجمل ڈے منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو اغلباً فروری کا تیسرا ہفتہ ہو گا۔ اس ہفتہ میں حسب ذیل امور انجام پائیں گے۔

(۱) مسیح الملک حکیم اجمل خان صاحب مرحوم کی یاد میں ایک مشاعرہ ہو گا۔ جس میں شعرائے کرام اپنے کلام معجز بیان سے سامعین کو محظوظ فرمائیں گے۔ نیز جو صاحب حکیم اجمل خان صاحب مرحوم کی شان میں بہترین نظم مشاعرہ میں پیش کریں گے۔ ان کی خدمت میں اس مجلس کی جانب سے ایک تمغہ طلائی (مسیح الملک میڈل) پیش کیا جائے گا۔

(۲) ایک آل انڈیا طبی و غیر طبی مباحثہ ہو گا۔ جس میں حسب ذیل عنوانات پر تقریریں ہوں گی۔ اور ہر ایک عنوان پر بہترین تقریر کرنے والے کو اس مجلس کی جانب سے تمغہ طلائی پیش کیا جائے گا۔

(الف) اس ایوان کی رائے میں طب جدید کی ترقی سے ہندوستان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا }
(ب) دیسی حیوں کے ساتھ مغربی طب کا پڑھانا مفید نہیں } طبی
(ج) ہندوستانی عورتوں کے لئے مغربی طریقہ تعلیم مفید نہیں] غیر طبی

ان میں سے ہر ایک موضوع پر ایک صاحب موافقت میں تقریر کریں گے۔ اور دوسرے مخالفت میں۔

نوٹ:۔ مباحثہ (دبیا) میں صرف طبی، ویدک اور میڈیکل کالج اور اسکولوں کے طلباء ہی شریک ہو سکتے ہیں۔

(۳) اس امر کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے کہ ملک کے بہترین اطباء، وید، اور ڈاکٹر صاحبان اس مجلس میں شریک ہو کر مختلف موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔ یا کوئی علمی مقالہ پیش کریں۔

(۴) گیمس کمیٹی کی جانب سے سالانہ اسپورٹس کا ایک شاندار پروگرام ہوگا۔

(۵) میوزیکل کانفرنس منعقد ہوگی۔

(۶) آخری روز اجمل ڈے منایا جائے گا۔ جس میں مسیح الملک مرحوم کی سوانح حیات اور ان کے کارناموں پر ملک کے مقتدر اصحاب تقریریں فرمائیں گے۔

اس پروگرام میں باہر سے شریک ہونے والے طلباء کی رہائش کا انتظام مجلس کے ذمہ ہوگا۔ لہذا بہتر ہے کہ وہ اپنی آمد سے پیشتر سکرٹری مجلس مذاکرہ طبیہ کالج دہلی کو مطلع فرمائیں۔ مفصل پروگرام بعد میں اخبارات کے ذریعہ شائع کیا جائے گا۔

(سکرٹری مذاکرہ طبیہ کالج۔ دہلی۔)

تحریک قرضہ ایک لاکھ میں حصہ لینے والے احباب

جن احباب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے فرمان پر لبیک کہتے ہوئے تحریک قرضہ ایک لاکھ میں اب تک حصہ لیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی نہایت شکریہ کے ساتھ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ اور دوسرے مخلصین جماعت سے امید کی جاتی ہے۔ کہ جس قدر جلد ممکن ہو۔ اس تحریک میں حصہ لینے کے لئے آگے بڑھیں ابھی تک اس مد میں سترہ ہزار سے اوپر روپیہ وصول ہوا ہے۔ اور تراسی ہزار کے قریب ابھی ضرورت باقی ہے۔

(۱) ملک محمد شفیع صاحب نوشہرہ چھاؤنی
(۲) بابو عبد العزیز صاحب پنشنر
(۳) اہلیہ صاحبہ چوہدری علی اکبر صاحب اے۔ ڈی۔ آئی سکول چکوال
(۴) ملک نور خان صاحب کارکن دفتر بیت المال۔ قادیان
(۵) حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ سول سرجن قادیان
(۶) سردار بشیر احمد صاحب اوورسیر نہر کوٹھی کھالڑا
(۷) راجہ غلام محمد صاحب ذیلدار موضع ملوٹ ضلع جہلم
(۸) میاں حیات محمد صاحب اوورسیر پشاور
(۹) مریم بیگم صاحبہ اہلیہ ملک محمد شفیع صاحب نوشہرہ
(۱۰) بابو شمس الدین صاحب پولیٹیکل کلرک لنڈی کوتل
(۱۱) ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب صوبیدار ملتان
(۱۲) بابو محمد حسین صاحب آرسنل کوئٹہ
(۱۳) شیخ محمد حسین صاحب ملتان
(۱۴) ڈاکٹر محمد صدیق صاحب سنور ریاست پٹیالہ
(۱۵) خواجہ محمد عثمان صاحب آرسنل راولپنڈی
(۱۶) صوبیدار ڈاکٹر محمد الدین صاحب بنوں۔ ص
(۱۷) مولوی نور الحق صاحب حیدرآباد دکن (۱۸) سید مصطفیٰ حسینی صاحب حیدرآباد دکن (۱۹) سید رشید احمد صاحب [illegible] سرجن زابل سیستان۔ فرزند عباس علی [illegible] ناظر بیت المال قادیان۔

نئے سال کی فہرست خطابات

خطابات کی جو فہرست یکم جنوری ۱۹۳۷ء کو شائع ہونی تھی۔ وہ ۳۰ جنوری کو شائع ہوئی۔ ذیل میں ہم ان خطاب یافتگان کے نام درج کرتے ہیں۔ جو کہ پنجاب دہلی اور صوبہ سرحد کے رہنے والے ہیں۔ خانصاحب کا خطاب حاصل کرنے والوں میں سید غلام حسین صاحب رہتک اور ڈاکٹر مطلوب خان صاحب دو احمدی ہیں۔

کے۔ سی۔ ایس۔ آئی

سر آسبورن سمتھ سابق گورنر ریزرو بینک آف انڈیا۔

سی۔ آئی۔ ای

مسٹر فرینک براین۔ آئی۔ سی۔ ایس کمشنر محکمہ دیہات سدھار پنجاب۔ مسٹر ہیرا چند خوشی رام کرپلانی چیف سیکرٹری حکومت سندھ مسٹر فائرل۔ اگرل آئی۔ ای۔ ایس ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن صوبہ سرحد۔ مسٹر ہربرٹ گیرٹ سابق پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور

سر کا خطاب

مسٹر پی آر۔ راؤ فنانشل کمشنر محکمہ ریلوے کیپٹن سردار شیر محمد خان ممبر اسمبلی (جہلم)

خان بہادر

خان صاحب چوہدری حسین علی پنجاب سول سروس لاہور خان صاحب حاجی فرید خان۔ آنریری مجسٹریٹ خانیوال ضلع ملتان چوہدری قاسم علی ذیلدار (دیہ دکی) ضلع سیالکوٹ، خان صاحب خان محمد خان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ریذیڈنٹ محکمہ جنگلات (صوبہ سرحد) خان صاحب حاجی رشید احمد میونسپل کمشنر و آنریری مجسٹریٹ دہلی

رائے بہادر

رائے صاحب لالہ گوجر مل امرت سر۔ مسٹر دیوی دیال دھون پنجاب سول سروس ڈسٹرکٹ و سیشن جج۔ رائے صاحب لالہ دیا کشن کھنہ (انڈین سروس آف انجنیئرز) اگزیکٹو انجنیئر پبلک ڈیپارٹمنٹ محکمہ آبپاشی رائے صاحب جیٹھا نند سیج دیوسوداگر ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ مسٹر بشن چند (انڈین آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس سروس) ڈپٹی چیف آڈیٹر۔ این۔ ڈبلیو۔ آر لاہور۔ رائے صاحب حکومت رائے اسسٹنٹ فنانشل ایڈوائیزر (ملٹری فائننس)، رائے صاحب دیوان کرم چند لینڈ کنٹرول آفیسر این۔ ڈبلیو۔ آر۔ لاہور۔ مسٹر بشن نرائن ایڈووکیٹ دہلی

سردار صاحب

جمعدار چوہڑ سنگھ سپرنٹنڈنٹ ایس کورس لکھنؤ۔ سردار ہردت سنگھ آنریری مجسٹریٹ پنجوار ضلع امرتسر۔ سردار لابھ سنگھ پنجاب ایگریکلچرل سروس قائم مقام پروفیسر زراعت ایگریکلچرل کالج۔ لائل پور سردار سورن سنگھ ذیلدار و صدر نور محل کوآپریٹو یونین (ضلع جالندھر) سردار سمپورن سنگھ قائمقام ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس پنجاب

انڈین پولیس میڈل

ایس۔ سی۔ ٹیری انسپکٹر پولیس۔ خان صاحب منشی صفدر علی خان قائم مقام ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ رائے صاحب جواہر لال ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ رائے صاحب جگن ناتھ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ نواب خان سب انسپکٹر پولیس۔

مہاراجہ

راجہ سر نریندر ناتھ راجہ ٹیرھی دگڑھوال پنجاب کو مہاراجہ کا موروثی خطاب دیا گیا ہے

خان صاحب

ملک قادر بخش پلیڈر مظفر گڑھ (پنجاب) شیخ عبد الغنی قائم مقام سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ جیل کیمبل پور۔ مخدوم سید غلام مصطفیٰ شاہ گیلانی ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ میانوالی پنجاب۔ مسٹر رحیم بخش آنریری سیکرٹری ملتان سنٹرل کوآپریٹو بینک ملتان، ملک احمد خان ٹوانہ تحصیلدار (کیمبل پور)، ملک شیر باد خان ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس (پنجاب)، منشی مطلوب خان سب اسسٹنٹ سرجن سول ڈسپنسری فتح گڑھ گورداسپور ڈسٹرکٹ، خان میر محمد خان پریذیڈنٹ سمال ٹاؤن کمیٹی ٹوہانہ ضلع حصار، شیخ فتح محمد ڈپٹی کلکٹر پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ اریگیشن برانچ (پنجاب)، سید غلام حسین ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سول ویٹرنری ہسپتال رہتک (پنجاب)، سید محمد امیر شاہ بی اے تحصیلدار ڈیرہ اسمٰعیل خان (صوبہ سرحد) سید مبارک علی شاہ سپرنٹنڈنٹ سول ویٹرنری ہسپتال صوبہ سرحد، منشی جلال الدین میونسپل کمشنر ایبٹ آباد۔

حاجی میاں حنیف خان آف احمد زئی داوی قرم (صوبہ سرحد) صوبیدار میجر غلام حیدر خان سوبیٹ لیویز صوبہ سرحد

رائے صاحب

لالہ مہر چند قائم مقام ایگزیکٹو انجینیر پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ پنجاب۔ لالہ کشن لال جین رئیس بھوانی (ضلع حصار) لالہ بشن داس سب رجسٹرار و آنریری مجسٹریٹ امرتسر اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف پبلک ہیلتھ ویسٹرن رینج پنجاب۔ لالہ راجیہ امل وکیل و آنریری سیکرٹری۔ ریڈ کراس سوسائیٹی ہزارہ (صوبہ سرحد)۔ لالہ نانک چند بینکر سبزی منڈی دہلی۔ مسٹر گوربخش رائے سیٹھی اخبار نویس امرتسر۔ منشی دیانارائن سنگم ایڈیٹر زمانہ کانپور (یوپی)

کنگز پولیس میڈل

خان صاحب مرزا عطاء اللہ خان انسپکٹر پولیس (پنجاب)، زمان یوسف زئی۔ (مرحوم) صوبیدار فرنٹیئر کانسٹیبلری،

قیصر ہند سیکنڈ کلاس

پنڈت دیوی شرن بھاردواج پلیڈر گورداسپور

قیصر ہند تھرڈ کلاس

جمعدار بنسی داس بالی سب اسسٹنٹ سرجن کنٹونمنٹ جنرل ہسپتال راولپنڈی

انتخابات اسمبلی کے متعلق ایک ضروری اعلان

صوبہ پنجاب کا پولنگ ختم ہو چکا ہے مگر احباب جماعت (یعنی امیر و پریذیڈنٹ و سیکرٹری صاحبان) کی طرف سے پولنگ کے نتائج کی اطلاعات بہت کم آئی ہیں احباب توجہ فرمائیں۔ اور صحیح صحیح حالات و نتائج پولنگ سے دفتر ہذا کو جلدی آگاہ فرما کر ممنون فرمائیں۔

ناظم انتخابات اسمبلی۔ قادیان

اعلان ضروری

حکیم فضل الٰہی ایک شخص ہے جو احمدی ظاہر کر کے ہر جگہ لوگوں سے روپیہ قرض لے کر فرار ہو جاتا ہے۔ کشمیر سے متواتر شکایات اس قسم کی موصول ہوئی ہیں۔ احمدی جماعتیں اس شخص سے ہوشیار رہیں۔ اور اگر کہیں وہ ہو تو فوراً مجھے اطلاع دی جائے۔ پہلے بھی اس کے متعلق اعلان کیا جا چکا ہے۔ لیکن ابھی تک کوئی اطلاع نہیں پہنچی۔ چونکہ ایسے لوگوں کا جلد سے جلد سراغ لگانا ضروری ہوتا ہے تاکہ مزید نقصان نہ پہنچا سکیں۔ اسلئے احباب جلد اطلاع دیں

ناظر امور عامہ۔ قادیان

باورچی

ایک احمدی باورچی دیانتدار ہر طرح کے دیسی کھانے پکا سکتا ہے۔ اور قابل اعتبار ہے۔ فارغ ہے کسی صاحب کو ضرورت ہو۔ تو مجھے لکھیں۔ (مفتی محمد صادق قادیان)

ضروری اطلاع

یہ یاد رہے کہ میری دوائی صرف نامردی سستی جریان احتلام سرعت اور کمزوری لاغری کیلئے مخصوص ہے۔ یہ امراض خواہ کسی سبب سے ہوں جلق یا کثرت مباشرت یا یا عادت بد سب کیلئے یکساں مفید ہے۔ سوزاک یا آتشک سے پیدا کی ہوئی کمزوری کیلئے اسے استعمال کرنا طاقت کا بیمہ کرنا ہے۔ مادر زاد نامردی کیلئے میری دوائی مفید نہیں ہے۔

شرطیہ علاج اور شرطیہ وعدہ

ہندو کو دھرم اور مسلمان کو ایمان کی قسم ہے۔ کہ اگر میری دوائی کے استعمال سے حسب نخواہ فائدہ نہ ہو تو حلفی تحریر بھیجکر قیمت واپس منگالیں۔ عدم صحت کی صورت میں کسی کا پیسہ رکھنا گناہ سمجھتا ہوں۔ اب بھی اگر کوئی میری دوائی سے فائدہ نہ اٹھائے تو اس کی قسمت

آتشک و سوزاک

میں نے بڑی جستجو اور تلاش سے ان ہر دو شکایات کے دفعیہ کیلئے بینظیر اور تیر بہدف ادویات دستیاب کی ہیں۔ جو بالکل بیضرر ہیں۔ ان ہر دو ادویات کی استعمال سے آتشک و سوزاک فوراً دور ہو جاتے ہیں۔ یہ امراض خواہ کتنے ہی پرانے کیوں نہ ہوں ان ہر دو ادویات کے استعمال سے جسم سے زہریلا اثر دور کر کے خون کو پاک و صاف کر دیتی ہیں اور لطف یہ کہ پھر دوبارہ ان امراض کے پھوٹنے کا اندیشہ نہیں رہتا۔ سوزاک کی جلن ٹیس اور پیپ صرف بارہ گھنٹہ میں بند ہو جاتی ہے۔ اور آتشک کی دوائی کے استعمال سے نہ منہ آتا ہے اور نہ قے یا دست بغیر کسی قسم کی تکلیف کے ایک ہفتہ کے اندر اندر آتشک کا مادہ خون سے خارج ہو کر ہمیشہ کیلئے تندرستی حاصل ہو جاتی ہے۔ اور جسم کندن کی طرح چمکدار ہو جاتا ہے۔ آتشک کے دفعیہ کے لئے لاجواب دوا ہے قیمت دوائی آتشک صرف پانچ روپیہ (صہ) محصولڈاک علاوہ قیمت دوائی سوزاک صرف پانچ روپیہ (صہ)

اسکے پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہوگا

ناظرین! میں نہ اشتہاری حکیم ہوں۔ نہ ڈاکٹر۔ بلکہ ایک معمولی کلرک ہوں۔ بد قسمتی سے میں اپنی جوانی میں عادت قبیحہ کا مرتکب ہوگیا۔ جسکے نتیجہ بد سے میں بالکل بیخبر تھا۔ اچانک عرصہ ڈیڑھ سال کے بعد مجھے ناطاقتی کے نامراد مرض جو اس عادت کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ لاحق ہوگئے۔ بے انتہا ظاہئیوں کے سبب میرا چہرہ دن بدن لاغر اور زرد ہونے لگا۔ دوست احباب میری پژمردگی کا سبب پوچھتے تھے۔ مگر میں کسی کو اپنی حالت سے آگاہ کرنا مناسب سمجھتا تھا۔ در پردہ لاہور اور دیگر شہروں کے بڑے بڑے ڈاکٹروں اور حکیموں سے جن کے لمبے چوڑے اشتہاروں کی کوئی حد نہ تھی۔ ادویات منگوا کر استعمال کرتا رہا لیکن بالکل بے سود خاک بھی فائدہ نہ ہوا۔ بلکہ علاوہ خرچ کے کئی ایک اور تکلیفوں کا سامنا کرکے بھی مایوس رہنا پڑا۔ اس مایوسی کی حالت میں میں زندہ درگور ہونے کو ترجیح دیتا تھا۔ اتفاقاً خوش قسمتی سے مجھے ایک ملازمت میں نیپال جانا پڑا ۱۹۳۰ء میں لاہور سے نیپال روانہ ہوا۔ اور ایک دو جگہ ٹھہرتا ہوا۔ نیپال کے مشہور شہر کھٹمنڈو میں اترا۔ میرے ساتھ ایک فقیر خضر صورت جو ایک دو روز پہلے کے وہاں مقیم تھے۔ مجھے پوچھنے لگے۔ کہ تم اداس اور تمہاری شکل مریضوں کی سی کیوں ہے۔ میرے پُر درد دل نے اس فقیر خضر صورت اور کامل سنیاسی سے اپنا سارا ماجرا کہہ ڈالنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ میں نے کم و کاست اپنی تمام سرگذشت کا کچا چٹھا بیان کرکے یہ بھی کہدیا کہ اب میں اس زندگی سے تنگ آکر خودکشی کرنے پر آمادہ ہوں۔ اس فقیر صاحب نے ازراہ شفقت میرے حال زار پر رحم فرما کر ایک نسخہ کھانے کیلئے مقوی گولیوں کا اور دوسرا کمزوری دور کرنے کیلئے مالش کا بنایا۔ چنانچہ جب میں نے بموجب ارشاد اس صاحب کمال کے چند ایک جنگلی جڑی بوٹیاں اور کئی ایک ادویات بازار سے خرید کر ہر دو جوہر کیمیا کو رو برو اس صاحب کمال کے تیار کرکے استعمال کرنا شروع کیا۔ **ناظرین میں اپنے خدا کو حاضر ناظر جان کر سچ کہہ رہا ہوں** کہ ساتویں روز ہی میری تمام شکائتیں جو ایک ایسے مریض کو لاحق ہوا کرتی ہیں۔ رفع ہونی شروع ہوگئیں۔ اور میں اپنے آپ کو ایک خوش قسمت فرد کہنے کا مستحق ہوگیا۔ اگرچہ مجھکو چند ہی روز کے استعمال سے نمایاں فائدہ ہوگیا۔ مگر میں نے بموجب ارشاد اپنے محسن کے ۲۱ روز تک پرہیز جاری رکھا۔ میں ہر روز تین سیر دودھ بآسانی ہضم کر لیتا تھا۔ میرا چہرہ بارونق بدن مضبوط اور بینائی طاقتور ہوگئی۔ اور تمام امراض کافور ہوگئے گویا کبھی ہوئے ہی نہ تھے۔ لاہور واپس آکر باقیماندہ دوائی کا کئی ایک مایوس الصحت مریضوں پر تجربہ کیا۔ چنانچہ ہر قسم کی کمزوری وغیرہ کیلئے اکسیر سے بڑھکر پایا۔ اب کئی ایک دردمند اصحاب کے اصرار پر اور عوام کے فائدے کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ اشتہار بغرض رفاہ عام دیا جاتا ہے۔ جو اصحاب اس شرمناک و قبیح عادت کا شکار ہوکر اپنے قوے زائل کر چکے ہیں۔ اور سینکڑوں روپیہ علاج معالجہ پر صرف کرکے بھی مایوس ہو رہے ہیں وہ اس قلیل القیمت اور سریع التاثیر دوائی کو استعمال کرکے صحتیاب ہو جائیں۔ اور خدا کے فضل کے گیت گائیں۔ قیمت صرف لاگت اور اشتہارات پر بمشکل اکتفا کرتی ہے۔ ذاتی فائدہ بہت کم ملحوظ ہے قیمت فی شیشی روغن مالش (جو صحت کیلئے کافی ہے) **تین روپے آٹھ آنہ** قیمت مقوی اعصاب نیپالی گولیاں فی شیشی جسمیں شات یوم کی ۴۲ خوراک موجود ہیں۔ صرف دو روپے آٹھ آنہ (عہ) جملہ امراض مخصوصہ کے مریضوں کیلئے یہ گولیاں از حد مفید ہیں۔ سوا مادر زاد کمزوری کے سوا خواہ کسی قسم کی کمزوری کا مرض کیوں نہ ہو تین شیشی مقوی اعصاب گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش کافی ہے۔ اس دوائی کے استعمال سے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور نہ ہی اس دوائی میں کسی کشتہ وغیرہ کی آمیزش ہے یہی وجہ ہے کہ ہر بوڑھا جوان بآسانی بغیر لحاظ موسم کے ان گولیوں کا استعمال کر سکتا ہے۔ اور لطف یہ کہ اس دوائی کے استعمال کے بعد کسی دوائی کی ضرورت نہ رہیگی مکمل بکس کے خریدار کو محصولڈاک معاف مکمل بکس میں تین شیشی گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش ہوگی مکمل بکس کی قیمت **دس روپے** دو مکمل بکسوں کی قیمت ۱۸ روپے معمولی کمزوری کیلئے دو شیشیاں نیپالی گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش کافی ہے۔ آخر میں یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری ہے کہ اس اشتہار کے نکالنے سے میری کوئی ذاتی غرض نہیں ہے۔ اور نہ ہی بفضل خدا کمزوری یا جعلی اشتہار شائع کرکے پبلک سے روپیہ کمانے کی خواہش ہے۔ بلکہ ہر خاص و عام کے فائدہ کو مدنظر رکھکر اور احباب کے اصرار پر یہ اشتہار بجنسہٖ درج کیا جاتا ہے۔ تندرست اصحاب بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کیونکہ اس کے استعمال سے بدن میں خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ کاہلی سستی دور ہو جاتی ہے۔ بدن میں چستی آتی ہے طبیعت ہشاش بشاش رہتی ہے۔ اس لئے وہ تمام مریض جو ہر جگہ سے مایوس ہو چکے ہیں۔ ان گولیوں کا استعمال کرکے فائدہ اٹھائیں یہ ان تمام مخفی دکھوں کا تمام دنیا کی دوائیوں سے عجیب غریب علاج ہے۔ ضرور تمند اصحاب کو تجربہ کرنا لازمی ہے۔ ملنے کا پتہ۔

شیخ غلام احمد محلہ پیر گیلانیاں موچی دروازہ۔ لاہور

محصولڈاک
بذمہ خریدار

جناب ڈاکٹر سیٹھارام صاحب ہیڈ میڈیکل افیسر آئی سی ڈسپنسری باون (حیدرآباد سندھ) میں نے آپکا وی پی جسمیں تین شیشی نیپالی گولیاں اور ایک شیشی نیپالی تیل تھا۔ وصول کرکے ایک مریض پر تجربہ کیا۔ آپ کی دوائیوں نے مریض کو بالکل تندرست کر دیا۔ مہربانی کرکے ایک پارسل اور روانہ کردیں۔ میں نے اپنے مریضوں میں آپکی دوائی کا چرچا شروع کر دیا ہے۔ واقعی اکسیر صفت دوا ہے۔ تجربہ کرنے پر اکسیر ثابت ہوئی ہیں۔ جناب شیخ صاحب! السلام علیکم کے بعد عرض ہے۔ کہ میں آپ کی دوائی جو آپ کے شفاخانہ سے لایا وہ گولیاں اور روغن مایوس العلاج مریض پر تجربہ کرنے سے اکسیر ثابت ہوئی ہیں۔ ہم آپ کی محنت اور سچائی کے تہ دل سے مشکور ہیں۔
حکیم شیخ عبید اللہ گجرات

جناب شیخ عالم دین صاحب نمبر گڑھ سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کی دوائی سے میرے زیر علاج مریض عرصہ چار سال سے صحتیاب ہو رہے ہیں۔ میں آپکی دوائی کو اکسیر سے بڑھکر زود اثر مانتا ہوں۔ دو مریضوں کیلئے دو مکمل بکس میرے نام روانہ کریں۔

جناب ڈاکٹر مکرجی صاحب لکھا پنیا۔ بنگال سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپکی دوائی سے دو مریض اور تندرست ہو گئے ہیں۔ واقعی آپکی دوائی بہت مفید ہے۔ ایک مکمل بکس ایک مریض کیلئے اور روانہ فرمائیں

آپکی دوا بہت قابل تعریف ہے

جناب شیخ صاحب السلام علیکم چند یوم ہوئے کہ آپ سے ایک شیشی مقوی اعصاب گولیاں منگا کر استعمال کیں واقعی انکے استعمال سے میں بالکل ٹھیک ہوگیا ہوں۔ آپ کی دوا بہت قابل تعریف ہے منشی فضل دین کا رخانہ دھاریوال میں مردہ سے زندہ ہوگیا ہوں۔
جناب شیخ صاحب تسلیم بر مسلہ مقوی اعصاب گولیاں کا استعمال میں نے کیا۔ الحمدللہ تین ہفتہ کے استعمال سے میری جملہ شکایات رفع ہوگئیں۔ قاضی زاہد حسین (نانوتہ)
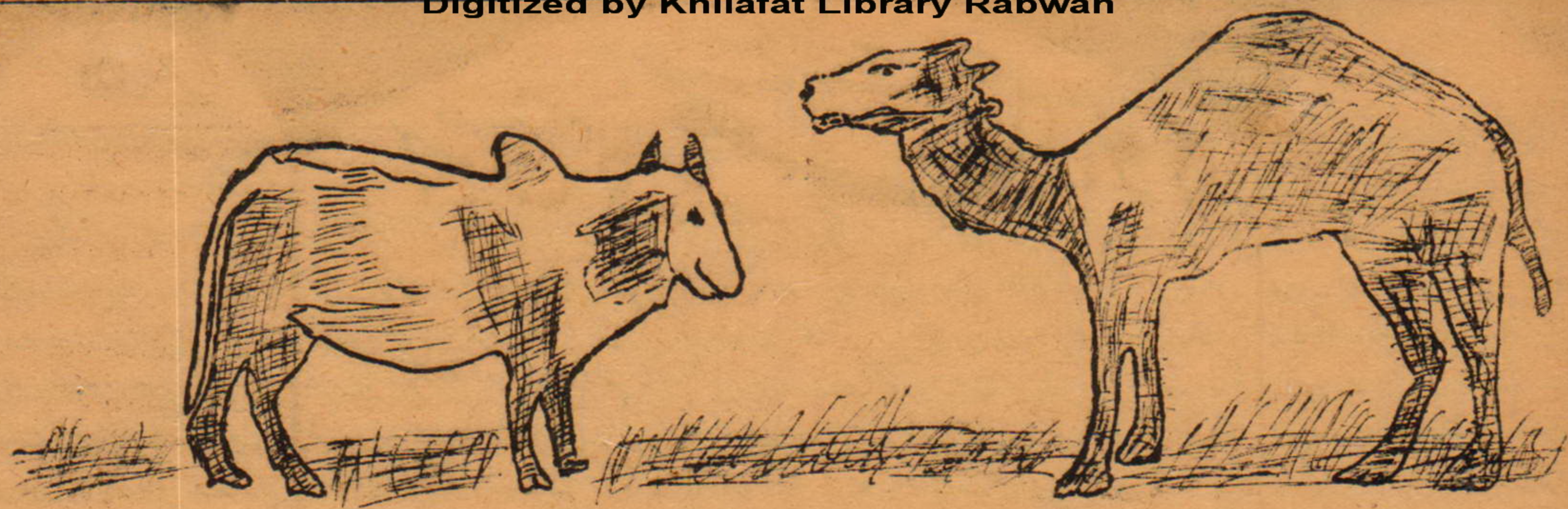
اشتہار ریاست جودھپور (مارواڑ)

میلہ مویشی بمقام ناگور ریاست ھذا موسومہ میلہ رام دیو جی

ماگھ سدی ۱۲ سمت ۱۹۹۳ مطابق ۲۲ فروری ۱۹۳۷ء لغایت پھاگن بدی ۵ مطابق ۲ مارچ ۱۹۳۷ء

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ صوبہ جات دہلی۔ پنجاب۔ یو پی اور راجپوتانہ کے کاشتکاران کی سہولت کی غرض سے ایک میلہ مویشی بمقام ناگور منعقد کیا گیا ہے۔ ناگور کا پرگنہ بیل کی نسل کے واسطے ہندوستان بھر میں مشہور ہے۔ اور کاشتکاروں کو اعلیٰ قسم کی نسل کا بیل و اونٹ اس میلہ میں بآسانی دستیاب ہو سکتا ہے۔

ناگور ریلوے اسٹیشن ہے۔ اور ریلوے کی طرف سے گاڑی میں بیل چڑھانے کا معقول انتظام کیا جاوے گا پانی کا تالاب میدان میلہ کے قریب ہے۔ اور عمدہ قسم کا چارہ مقام میلہ پر دستیاب ہوگا۔ بیل پر محصول بجائے تین روپے (عہ) کے دو روپیہ (عـ) اور اونٹ پر بجائے چھ روپیہ (لـ) کے تین روپیہ (سے) کر دیا گیا ہے سوداگروں کے ٹھہرنے کے واسطے چھولداری کرایہ پر دی جاوے گی۔ چوکی پہرہ و خزانہ کا انتظام سرکاری طور پر کیا جاوے گا۔

اعلیٰ قسم کے بیل بچھڑوں کے مالکان کو انعام دیا جاوے گا۔

Mohammad Din (Hon'ble Nawab, Khan Bahadur) Revenue Minister Government of Jodhpur.

22. 12. 36.

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

لائل پور ۳۱ جنوری۔ گورنر پنجاب نے ڈسٹرکٹ بورڈ لائل پور کے ارکان سے گفتگو کرتے وقت اعلان کیا۔ کہ حکومت نے ضلع لائل پور کے ایک چوتھائی مالیہ کو جو کسانوں کے ذمہ واجب الادا تھا معاف کر دیا ہے۔ یہ معافی ۱۶ اور ۲۰ لاکھ کے درمیان ہے۔ مزید کہا۔ کہ قیمتوں کے بڑھ جانے کی صورت میں بھی حکومت وہی مالیہ وصول کرے گی۔ جو گذشتہ پانچ سال سے وصول کرتی رہی ہے۔

لکھنؤ ۳۱ جنوری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ یوپی کے انتخابات میں بعض مقامات پر لوگوں نے ایک دوسرے کو مار کر ہلاک کر دیا۔ حکومت نے اس فتنہ و فساد کو۔ فرو کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ پرتاب گڑھ میں پنڈت گووند مالویہ کے انتخابی دفتر کے سامنے دو کاریں کھڑی تھیں کسی نے ان پر مٹی کا تیل ڈال کر جلا دیا۔

پشاور ۳۱ جنوری۔ صوبہ سرحد میں یکم فروری سے ۱۰ فروری تک انتخابات عمل میں آئینگے۔ انتخابات میں اڑھائی لاکھ ووٹر ہیں جن میں ۵ ہزار خواتین ووٹر بھی شامل ہیں۔ اسمبلی سرحد کے پچاس نمائندوں کے حق میں ووٹ دیں گے۔

برلن ۳۱ جنوری۔ کل ریشٹاغ کے اجلاس میں۔ جبکہ ہٹلر کو مزید چار سال کے لئے ریشتاغ کا صدر منتخب کیا گیا ہٹلر نے تقریر کرتے ہوئے گذشتہ چار سال کے کام پر تبصرہ کیا۔ اور کہا۔ تاریخ عالم میں یہ پہلا موقع ہے۔ کہ کسی قوم نے یہ احساس کیا ہے۔ کہ اس کے نزدیک مقدس ترین کام اپنی نسل کی حفاظت ہے۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ نہ میں کوئی ماہر اقتصادیات ہوں اور نہ کوئی نظریہ پیش کرتا ہوں لیکن یہ ضرور کہونگا کہ جرمن قوم کی نجات کا مسئلہ مالیات سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ اس کا تعلق ملازمت صحیح رہنمائی اور زمین و معدنیات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے میں ہے۔

کلکتہ ۳۱ جنوری۔ بنگال ناگپور ریلوے کی ہڑتال کے سلسلہ میں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ریلوں کی آمد و رفت میں کوئی خاص تغیر نہیں ہوا۔ کارکنوں کو بتدریج کام پر لگایا جا رہا ہے

کانپور ۳۱ جنوری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے زیر دفعہ ۱۴۴ تعزیرات ہند حکم دیا ہے۔ کہ حفظ امن کے پیش نظر کسی شخص کو پولنگ سٹیشنوں سے ایک ایک میل دور جگہوں پر لاٹھیاں بندوقیں اور دوسرے اسلحہ لانے کی اجازت نہیں

سیالکوٹ ۳۱ جنوری۔ اخبار "زمیندار" ۲ فروری لکھتا ہے۔ کہ کل سیالکوٹ کے پولنگ سٹیشن پر جب مولوی ظفر علی خان آئے۔ تو احراری لونڈوں نے فحاشی بد اخلاقی اور فجاری کا نہایت گھناؤنا مظاہرہ کیا۔ اور ننگے ہو کر ناچنا شروع کر دیا۔ اور وہ تمام شرمناک حرکتیں کیں۔ جن کی تعلیم احراری لیڈران کو رنگین خلوتوں میں دیا کرتے ہیں۔ احراری لونڈوں کا مظاہرہ فحاشی جب حد سے گزر گیا۔ تو پولنگ آفیسر نے انہیں مجبوراً پولیس کی قوت سے منتشر کرنا پڑا۔ لیکن پولیس کو دیکھتے ہی "احراری مجاہدین" سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ نکلے۔

نئی دہلی ۳۱ جنوری۔ ریلوے سٹینڈنگ فنانس کمیٹی نے ۱۹۳۷-۳۸ء کے ریلوے پروگرام کے لئے ۴ کروڑ روپے کی منظوری دیدی ہے۔ یہ مطالبہ زر اب اسمبلی میں پیش ہوگا۔ اس میں ایک مد ایسی بھی ہے۔ جس سے تجارت اور مسافروں کو سہولتیں پہنچانا مقصود ہے

جلال پور جٹاں ۳۱ جنوری۔ اخبار "زمیندار" رقمطراز ہے۔ کہ جلال پور جٹاں میں بہت سے لوگوں نے مولوی ظفر علی۔ ڈاکٹر عالم اور ان کی جماعت پر جب کہ وہ عوام میں تقریر کرنے کی غرض سے جا رہے تھے۔ پتھروں کی بے پناہ بارش کر دی۔ اور تلواروں سے حملہ کیا جن سے بعض اشخاص مجروح ہو گئے۔

نئی دہلی ۳۱ جنوری۔ اسمبلی کے چند ارکان کو دعوت دی گئی تھی۔ کہ ملک معظم کے جشن تاج پوشی میں شرکت کریں۔ لیکن مسٹر ڈیسائی اور مسٹر جناح نے اس دعوت کو نامنظور کر دیا ہے

الہ آباد ۳۱ جنوری۔ مسز موتی لال نہرو پر کل فالج کا معمولی حملہ ہوا۔ پنڈت جواہر لال جو دورہ پر تھے کانپور سے الہ آباد واپس آ گئے۔ اور اپنی والدہ کو دیکھ کر پھر دورہ پر سلطانپور چلے گئے۔ انہیں ان کی والدہ کی صحت کے متعلق متواتر آگاہ رکھا جائے گا۔

لکھنؤ ۳۱ جنوری۔ گورکھپور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کلکٹر گورکھپور نے اس کانگرسی جلسہ پر پابندیاں عاید کر دی ہیں۔ جو مہراج گنج میں کانگرسی امیدوار کی بیوی کے قتل کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے منعقد کیا جانے والا تھا۔ پنڈت مالویہ کو جو ضلع گورکھپور کا دورہ کر رہے تھے۔ حکام کی طرف سے نوٹس ملا۔ کہ وہ اپنی تقریر میں کانگرسی امیدوار کی بیوی کے قتل کا ذکر نہ کریں

کونور ۳۱ جنوری۔ کونور کے قریب آتشزدگی کی ایک خوفناک واردات کے نتیجہ میں ہزارہا پونڈ چائے جل گئی سب سے پہلے ایک چوکیدار نے صبح کے قریب کارخانہ کو آگ لگی ہوئی دیکھی جس کے بعد آگ کو فرو کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی۔ لیکن پھر بھی مشینوں کے علاوہ تمام کارخانہ معہ ۰۰ ہزار پونڈ چائے نذر آتش ہو گئی۔

برلن ۳۱ جنوری۔ ہٹلر نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس کی رو سے جرمنوں کو "نوبل پرائیز" قبول کرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ آئندہ جرمنی میں فنون اور سائنس کے لئے ۰ ہزار پونڈ کا جرمن قومی انعام مقرر کیا جایا کرے گا۔ اور ہر سال تین بہترین مستفیدین میں تقسیم کیا جائیگا

طہران (بذریعہ ڈاک) حکومت ایران نے جبری تعلیم کا حکم صادر کر دیا ہے اس حکم کے مطابق ہر عمر کے ایرانی کو ایک خاص مدت تک اپنے آپ کو پڑھا لکھا ثابت کرنا ہوگا۔ مالک جبریں شبینہ سکول جاری کر دئے گئے ہیں۔

امرت سر ۳۱ جنوری۔ گندم حاضر ۳ روپے ۲ آنے سے ۳ روپے ۲ آنے تک۔ خورحاضر ۲ روپے ۴ آنے کھانڈ دیسی ۷ روپے ۲ آنے سے ۸ روپے ۲ آنے تک۔ سونا دیسی ۳۶ روپے چاندی دیسی ۵۱ روپے ۴ آنے

لنڈن ۳۱ جنوری۔ سردار ہاشم خان صدر اعظم افغانستان لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ وہ ایک ہفتہ تک حکومت برطانیہ کے مہمان رہیں گے۔

انگورہ (بذریعہ ڈاک) ترکی پارلیمنٹ میں وزیر اعظم عصمت پاشا نے اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت نے اقتصادی حالات کو ترقی دینے اور زرعی پیداوار کو بڑھانے کی غرض سے ۲۰ کروڑ ترکی پونڈ کی منظوری دی ہے یہ رقم مختلف وزارتوں پر تقسیم کر دی جائے گی۔ اس رقم میں سے ۸ کروڑ پونڈ ملکی دفاع اور اسلحہ جنگ کے لئے مخصوص کر دیے گئے ہیں۔

شنگھائی ۳۱ جنوری۔ صوبہ شنسی میں جو بغاوت رونما ہوگئی تھی اس کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ باغی اطاعت کے طور پر پسپا ہو رہے ہیں۔ حکومت نے اس جانب ان کی شکایات پر غور کرنے کا اقرار کیا ہے۔ کہ وہ امن اور صلح جوئی کا رویہ اختیار کریں۔

نئی دہلی ۳۱ جنوری۔ گذشتہ ماہ دسمبر میں ہندوستان سے خام اشیا کی یورپین ممالک میں برآمد بہت بڑھ گئی سرکاری اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ دسمبر ۱۹۳۵ء میں ہندوستان سے ۱۹ کروڑ روپیہ کی مالیت کی خام اشیا غیر ممالک کو بھیجی گئیں۔ لیکن دسمبر ۱۹۳۶ء میں ۵۰ کروڑ کی مالیت کا خام مال ہندوستان سے باہر بھیجی گیا۔

لکھنؤ ۳۱ جنوری۔ فیض پور سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ انٹرمیڈیٹ کالج کے ارباب اختیار نے کالج کے بعض طلباء پر اس بنا پر دو دو روپے جرمانہ کر دیا ہے۔ کہ وہ مہاتما گاندھی کے [illegible] جلسہ میں شریک ہوئے تھے جس میں گسٹر سمرودھی

قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی